شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن

بَشارٍ قالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ (ع): سُلَيْمٌ مَوْلاكَ ذَكَرَ أَنَّهُ لَيْسَ مَعَهُ مِنَ القُرْآنِ إِلّا سُورَةُ يس، فَيَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَنْفَدُ ما مَعَهُ مِنَ القُرْآنِ أَيُعِيدُ ما قَرَأَ؟ قالَ: نَعَمْ لا بَأْسَ.

٢٤ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي هاشِمٍ، عَنْ سالِمِ بْنِ سَلَمَةَ قالَ: قَرَأَ رَجُلٌ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ (ع) وَأَنا أَسْتَمِعُ حُرُوفاً مِنَ القُرْآنِ لَيْسَ عَلَى ما يَقْرَأُها النّاسُ، فَقالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ (ع): كُفَّ عَنْ هٰذِهِ القِراءَةِ، اقْرَأْ كَما يَقْرَأُ النّاسُ حَتَّى يَقُومَ القائِمُ، فَإِذا قامَ القائِمُ (ع) قَرَأَ كِتابَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى حَدِّهِ، وَأَخْرَجَ المُصْحَفَ الَّذِي كَتَبَهُ عَلِيٌّ (ع)، وَقالَ: أَخْرَجَهُ عَلِيٌّ (ع) إِلَى النّاسِ حِينَ فَرَغَ مِنْهُ وَكَتَبَهُ فَقالَ لَهُمْ: هٰذا كِتابُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ كَما أَنْزَلَهُ اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ (ص)، وَقَدْ جَمَعْتُهُ مِنَ اللَّوْحَيْنِ، فَقالُوا: هُوَ ذا عِنْدَنا مُصْحَفٌ جامِعٌ فِيهِ القُرْآنُ لا حاجَةَ لَنا فِيهِ، فَقالَ: أَما وَاللهِ ما تَرَوْنَهُ بَعْدَ يَوْمِكُمْ هٰذا أَبَداً، إِنَّما كانَ عَلَيَّ أَنْ أُخْبِرَكُمْ حِينَ جَمَعْتُهُ لِتَقْرَؤُوهُ.

٢٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَفْوانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الأَعْرَجِ قالَ: سَأَلْتُ أَبا عَبْدِ اللهِ (ع) عَنِ الرَّجُلِ يَقْرَأُ القُرْآنَ ثُمَّ يَنْساهُ ثُمَّ يَقْرَأُهُ ثُمَّ يَنْساهُ أَعَلَيْهِ فِيهِ حَرَجٌ؟ فَقالَ: لا.

٢٦ - عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنِ القاسِمِ بْنِ سُلَيْمانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ (ع) قالَ: قالَ أَبِي (ع): ما ضَرَبَ رَجُلٌ القُرْآنَ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ إِلّا كَفَرَ.

٢٧ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيادٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ جَمِيلٍ، عَنْ سَدِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (ع) قالَ: سُورَةُ المُلْكِ هِيَ المانِعَةُ، تَمْنَعُ مِنْ عَذابِ القَبْرِ، وَهِيَ مَكْتُوبَةٌ فِي التَّوْراةِ سُورَةَ المُلْكِ، وَمَنْ قَرَأَها فِي لَيْلَتِهِ فَقَدْ أَكْثَرَ وَأَطابَ وَلَمْ يُكْتَبْ بِها مِنَ الغافِلِينَ، وَإِنِّي لَأَرْكَعُ بِها بَعْدَ عِشاءِ الآخِرَةِ وَأَنا جالِسٌ، وَإِنَّ والِدِي (ع) كانَ يَقْرَأُها فِي

"ہشام بن سالم نے حضرت امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ
جو قرآن جبرائیلؑ امین حضور پاکؐ پہ لے کر آئے تھے، اس میں سترہ ہزار آیات تھیں۔"

قالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ (ع): أَمّا نَحْنُ فَنَقْرَأُ عَلَى قِراءَةِ أُبَيٍّ.

٢٨ - عَلِيُّ بْنُ الحَكَمِ، عَنْ هِشامِ بْنِ سالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ (ع) قالَ: إِنَّ القُرْآنَ الَّذِي جاءَ بِهِ جَبْرَئِيلُ (ع) إِلَى مُحَمَّدٍ (ص) سَبْعَةَ عَشَرَ أَلْفَ آيَةٍ.

تَمَّ كِتابُ فَضْلِ القُرْآنِ بِمَنِّهِ وَجُودِهِ وَيَتْلُوهُ كِتابُ العِشْرَةِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ.

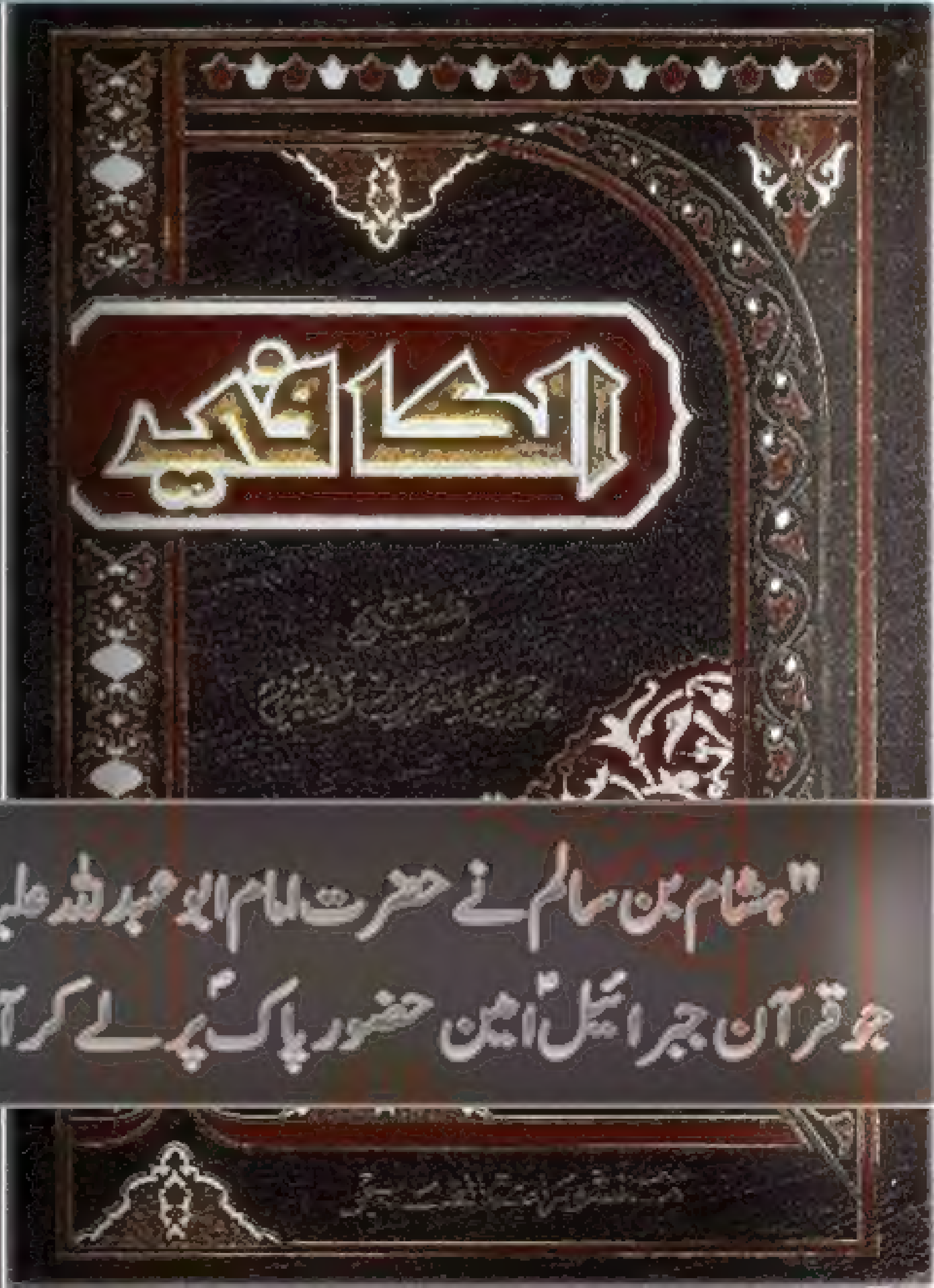

شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن

٢٨ - عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْقُرْآنَ الَّذِي جَاءَ بِهِ جَبْرَائِيلُ عليه السلام إِلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله سَبْعَةَ عَشَرَ أَلْفَ آيَةٍ.

تَمَّ كِتَابُ فَضْلِ الْقُرْآنِ بِمَنِّهِ وَجُودِهِ وَيَتْلُوهُ كِتَابُ الْعِشْرَةِ

(الحديث الثامن والعشرون): موثق. وفي بعض النسخ عن هشام بن سالم موضع هارون بن مسلم، فالخبر صحيح ولا يخفى أن هذا الخبر وكثير من الأخبار الصحيحة صريحة في نقص القرآن وتغييره، وعندي أن الأخبار في هذا الباب متواترة معنى، وطرح جميعها يوجب رفع الاعتماد عن الأخبار رأساً بل ظني أن الأخبار في هذا الباب لا يقصر عن أخبار الإمامة فكيف يثبتونها بالخبر.

... يوجب رفع الاعتماد على القرآن لأنه إذا ثبت تحريفه ففي كل آية ... تجويزهم عليهم السلام على قراءة هذا القرآن والعمل به متواتر معلوم إذ لم ... من الأصحاب أن أحداً من أئمتنا أعطاه قرآناً أو علمه قراءة، وهذا ... الأخبار، ولعمري كيف يجترئون على التكلفات الركيكة في تلك ... قيل في هذا الخبر إن الآيات الزائدة عبارة عن الأخبار القدسية أو ... الآيات أكثر وفي خبر لم يكن أن الأسماء كانت مكتوبة على الهامش ... سير والله تعالى يعلم وقال السيد حيدر الآملي في تفسيره أكثر القراء ... سور القرآن بأسرها مائة وأربعة عشر سورة وإلى أن آياته ستة آلاف ... وستون آية وإلى أن كلماته سبعة وسبعون ألفاً وأربعمائة وسبع وثلاثون ... حروفه ثلاثمائة آلاف واثنان وعشرون ألفاً وستمائة وسبعون حرفاً ... ثلاثة وتسعون ألفاً ومائتان وثلاثة وأربعون فتحة، وإلى أن ضماته ... مائة وأربع ضمات وإلى أن كسراته تسع وثلاثون ألفاً وخمسمائة ... كسرة، وإلى أن تشديداته تسعة عشر ألفاً ومائتان وثلاثة وخمسون ... مداته ألف وسبعمائة وأحد وسبعون مدة وإلى أن همزاته ثلاثة آلاف

اصول کافی کی ایک روایت کہ "ہشام بن سالم نے حضرت امام ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ
"جو قرآن جبرائیل امین حضور پاک پر لے کر آئے تھے، اس میں سترہ ہزار آیات تھیں۔"
کے متعلق ملا باقر مجلسی لکھتا ہے کہ:
اٹھائیسویں حدیث: اسکی توثیق کی گئی ہے، اور بعض نسخوں میں ہارون بن مسلم کی جگہ ہشام بن سالم کا نام ہے،
لہذا یہ روایت صحیح ہے اور یہ بات پوشیدہ نہیں کہ یہ روایت اور بہت سی دیگر روایات قرآن مجید میں کمی اور تحریف پر صراحت کرتی ہیں۔
اور میرا موقف یہ ہے کہ اس موضوع کی روایات متواتر معنوی ہیں،
اور ان تمام روایات کو چھوڑ دینا (تسلیم نہ کرنا) ہر قسم کی روایات کو کلیۃً ختم کر دیتا ہے۔
اور میرا گمان یہ ہے کہ اس موضوع کی روایات امامت والی روایات سے کم نہیں ہیں،
تو لوگ (امامت) کو روایات کے ذریعہ کیسے ثابت کرتے ہیں (اگر تحریف قرآن کو نہیں مانتے تو)۔

"مرآۃ العقول فی شرح أخبار آل الرسول، جلد: [illegible]، صفحہ: [illegible]"

شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن

قرآن کی آیت میں تبدیلی کر دی گئی۔

٦٢ - أحمد، عن عبد العظيم، عن الحسين بن مياح، عمن أخبره قال: قرأ رجل عند أبي عبد الله عليه السلام: «قل اعملوا فسيرى الله عملكم ورسوله والمؤمنون» فقال: ليس هكذا هي، إنما هي والمأمونون، فنحن المأمونون.

۶۲۔ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے یہ آیت پڑھی "عمل کرو (لیکن یہ سمجھ کر کہ) اللہ تمہارے عمل کو دیکھتا ہے اور اس کا رسول اور مخصوص مومنین" آپ سمجھ گئے کہ مومنین سے یہ عام مومنوں کو سمجھا ہے فرمایا تو نے جو سمجھا ہے وہ غلط ہے مومن کے دو معنی ہیں ایک ایمان لانے والا اور دوسرے لوگوں کو غلط فتوؤں وغیرہ سے امان دینے والا، اور ہم وہ ہیں ... اس دنیا میں کیسے ہو سکتے ہیں ... یہ روایت تو صرف ایسے ہی لوگوں سے متعلق ہو سکتی ہے جو صاحب عصمت ہیں ... اور وہ سوائے آئمہ معصومین علیہم السلام کے دوسرے لوگ نہیں ہو سکتے۔

٦٣ - أحمد، عن عبد العظيم، عن هشام بن الحكم، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: «هذا صراط علي مستقيم».

۶۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے قرآن میں تو یہ آیت یوں ہے ھذا صراط علیّ مستقیم لیکن آیت کا نزول یوں ہوا ھذا صراط حق مستقیم۔

٦٤ - أحمد، عن عبد العظيم، عن محمد بن الفضيل، عن أبي حمزة، عن أبي جعفر عليه السلام قال: نزل جبرئيل بهذه الآية هكذا: «فأبى أكثر الناس (بولاية علي) إلا كفورا» قال: ونزل جبرئيل عليه السلام بهذه الآية هكذا: «وقل الحق من ربكم (في ولاية علي) فمن شاء فليؤمن ومن

الشافی

کتاب الحجۃ

خلافت رسالت نبوت امامت

ترجمہ **اصول کافی** جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ ابو جعفر مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ اعلیٰ اللہ مقامہ نقوی امروہوی

بانی و مہتمم جامعہ علمیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن

قرآن سے امیر المومنین کا لفظ نکال دیا گیا۔

الشافی

کتاب الحجۃ

خلافت رسالت نبوت امامت

ترجمہ **اصول کافی** جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد بن یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ سرکار اعلیٰ نقوی امروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲ کراچی

أبا الحسن عليه السلام لِمَ سُمّي أمير المؤمنين عليه السلام؟ قال: لأنّه يميرهم العلم، أما سمعت في كتاب الله «ونمير أهلنا». وفي رواية أخرى قال: لأنّ ميرة المؤمنين من عنده يميرهم العلم.

۳۔ مومنین کو آذوقہ علم ہے۔

٤ - عليّ بن إبراهيم، عن يعقوب بن يزيد، عن ابن أبي عمير، عن أبي الربيع القزّاز، عن جابر، عن أبي جعفر عليه السلام قال: قلت له: لِمَ سُمّي أمير المؤمنين؟ قال: الله سمّاه، وهكذا أنزل في كتابه: «وإذ أخذ ربّك من بني آدم من ظهورهم ذرّيّتهم وأشهدهم على أنفسهم ألستُ بربّكم وأنّ محمّداً رسولي وأنّ عليّاً أمير المؤمنين».

۴۔ جابر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا حضرت علی کا نام امیر المومنین کیوں ہوا۔ فرمایا کتاب خدا میں ایسا ہی ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی جب خدا نے بنی آدم کی پشتوں سے ان کی اولاد کو نکالا ہے۔

توضیح: قرآن میں امیر المومنین کا لفظ نہیں ہے پس یا تو یہ جامع القرآن نے حذف کر دیا ہے یا پھر یہ مضمون حدیث قدسی ہے۔

ایک سو ساتواں باب

ولایت کے متعلق نکات و لطائف

(باب) ۱۰۷

فيه نكت ونتف من التنزيل في الولاية

١ - عدّة من أصحابنا، عن أحمد بن محمّد، عن الحسين بن سعيد، عن بعض أصحابنا

شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن

۲۲۔ آیہ۔ اور ہم نے عہد لیا آدم سے پہلے پس وہ بھول گئے اور ہم نے ان میں عزم نہ پایا کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا وہ عہد تھا محمد اور ان کے بعد والے آئمہ کے متعلق آدم نے اس کو ترک کیا اور ان میں عزم نہ پایا گیا یعنی محمد اور آل محمد کے توسل کو ترک کیا۔ بعد میں ان کے توسل سے دعا مانگی، اور اولو العزم اس لئے انبیاء کو کہا گیا کہ انہوں نے حضرت رسول خدا اور ان کے اوصیاء اور امام مہدی اور ان کی سیرت کے متعلق جو عہد کیا تھا اس پر قائم رہے اور اس کا اقرار کیا

٢٣ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْقُمِّيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فِي قَوْلِهِ: «وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَى آدَمَ مِنْ قَبْلُ (كَلِمَاتٍ فِي مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَالْأَئِمَّةِ عليهم السلام مِنْ ذُرِّيَّتِهِمْ) فَنَسِيَ»، هَكَذَا وَاللهِ نَزَلَتْ عَلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله

۲۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ لقد عہدنا کے متعلق فرمایا کہ وہ کلمات تھے محمد، علی، فاطمہ اور حسن و حسین اور ان آئمہ کے متعلق جو ان کی ذریت سے ہونے والے تھے آدم ان کو بھول گئے واللہ محمد پر یونہی نازل آیت ہوا۔

٢٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَادٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنِ الثُّمَالِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: أَوْحَى اللهُ إِلَى نَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله «فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِي أُوحِيَ إِلَيْكَ إِنَّكَ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ» قَالَ: إِنَّكَ عَلَى وَلَايَةِ عَلِيٍّ، وَعَلِيٌّ هُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ.

۲۴۔ آیہ۔ اے رسول مضبوطی سے تھامے رہو اس پر جو تمہیں وحی کی گئی ہے کہ تم صراط مستقیم پر ہو، امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے فرمایا کہ اے رسول تم ولایت علی پر تھامے رہو اور علی صراط مستقیم ہیں۔

قرآن کی آیت میں تبدیلی کر دی گئی۔

نے آپ سے انکار کر دیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجۃ

خلافت رسالت نبوت امامت

ترجمہ **اصول کافی** جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ ابو جعفر الشیخ محمد بن یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن

کوثر پر وارد ہوں اور صفار نے بصائر الدرجات میں اور عیاشی نے تفسیر میں حدیث ثقلین کو بسند ہائے بسیار طرق اہلبیت سے روایت کی ہے اور بصائر میں حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ خدا نے زمین میں تین محترم چیزیں قرار دی ہیں۔ قرآن۔ میری عترت اور خانۂ خدا ہے۔ لیکن قرآن میں لوگوں نے تحریف کی اور تغیر کر دیا۔ اسی طرح کعبہ کو بھی

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) کے ساتھ ضم کرنا کچھ فائدہ نہیں رکھتا خاص کر حضرت کچھ دخل نہ ہوگا بلکہ ہر شخص اور ہر چیز اسی طرح ہے کہ جب کتاب کے موافق ہو تو حجت ہوگی لہٰذا عترت کی تخصیص کرنا اور یہ قطعی فرما کردہ اور کتاب آپس سے تا روز قیامت جدا نہ ہوں گے اس بات کی دلیل ہے کہ انہی کا قول تنہا حجت ہے۔ اور حاشر نے اس حدیث میں یہ احتمال کیا ہے کہ اجماع اہلبیت علیہم السلام حجت ہے مگر اس سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا کیونکہ یہ معلوم ہے کہ ان کا اس پر اجماع ہے کہ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام بعد جناب رسول خدا بلا فاصلہ ان کے خلیفہ ہیں لیکن شاذ و نادر اس اجماع سے کسی کا خارج ہو جانا ضرر نہیں رکھتا باوجودیکہ اسی حدیث سے یہ استدلال کرنا ممکن ہے کہ ہر زمانہ میں ایک معصوم امام کا ہونا ضروری ہے۔ اس لئے کہ ہم جانتے ہیں کہ جناب رسول خدا نے ہم کو صرف اس لئے اس کلام سے مخاطب فرمایا تاکہ ہمارا عذر قطع کر دیں اور امر دین میں ہم پر حجت تمام کر دیں اور ہماری رہنمائی اس چیز کی طرف فرمادیں جس کے سبب ہم شک و شبہ سے نجات پائیں اور دیدہ بیں ثابت کی روایت میں جو کچھ مذکور ہے وَهُمَا الْخَلِيفَتَانِ مِنْ بَعْدِي یعنی کتاب و عترت دونوں میرے بعد میرے خلیفہ و جانشین ہیں کیونکہ معلوم ہے کہ اس سے یہی مراد ہے کہ جس چیز کو میری حالت حیات میں میری طرف رجوع کرتے تھے چاہئے کہ میرے بعد ان کی طرف رجوع کرو۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ دو حال سے خالی نہیں اول یہ کہ ان کا اجماع حجت ہے جیسا کہ مخالفین نے سمجھا ہے۔ دوسرے یہ کہ ہر زمانہ میں ان کے درمیان ایک معصوم رہتا ہے جس کا قول حجت ہے تو اگر قول اول مراد ہو تو اس صورت میں جناب رسول خدا نے حجت ہم پر تمام نہیں کی اور ہمارا عذر قطع نہیں کیا اس لئے کہ ہمارے درمیان اپنا ایسا کوئی خلیفہ نہیں چھوڑا جو ان کا قائم مقام ہو کیونکہ ہر مسئلہ میں واجب نہیں کہ ان کا اجماع منعقد ہوا اور جس پر ان کا اجماع ہو گیا ہے وہ شاید مسائل شریعت ہزار اجزاء میں سے ایک جزو بھی نہ ہو۔ لہٰذا کس طرح شریعت میں ہم پر حجت تمام ہوتی ہے اس شخص کے بارے میں جس سے ہماری کوئی حاجت پوری نہ ہو سکے لیکن بہت ہی سے کم اس لئے یہ دلیل اس پر ہے (بقیہ حاشیہ صفحہ پر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اردو ترجمہ

حیات القلوب

جلد سوم

مؤلفہ

علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ

مترجمہ

مولوی سید بشارت حسین صاحب کامل مرزا پوری

ناشران

امامیہ کتب خانہ مغل حویلی اندرون موچی دروازہ لاہور

شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن

اور میں ہوں وہ قرآن جس سے وہ دور ہوئے اور میں ہوں وہ دین جس کی انھوں نے نے تکذیب کی اور میں ہوں وہ راہ راست جس سے وہ پھرے۔

مناقب میں حضرت صادق علیہ السلام سے خدا کے اس قول اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖۤ اَهْدٰۤى اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ آیا جو شخص کہ منہ کے بل گرا ہو زیادہ ہدایت یافتہ ہے یا وہ شخص جو سیدھا کھڑا ہوا راہ راست پر چلتا ہو۔ حضرت نے فرمایا کہ جو لوگ کہ راستہ اور سرنگوں چلتے ہیں۔ ہمارے دشمن ہیں اور جو لوگ کہ سیدھے چلتے ہیں وہ سلمان، ابوذر، مقداد، عمار اور خواص اصحاب امیر المومنین ہیں۔ اور محمد بن العباس نے حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص رات کے وقت راہ راست پر چلتا ہے خدا کی قسم وہ علی بن ابیطالب ہیں اور ان کے اوصیاء علیہم السلام ہیں۔

علی بن ابراہیم نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا یعنی ظالموں نے کہا کہ تم متابعت نہیں کرتے مگر اس کی جس پر جادو کیا ہے دیکھو تمہارے واسطے کیسی مثالیں بیان کرتے ہیں۔ تو وہ گمراہ ہوئے پھر تمہاری طرف ظن کی کوئی راہ اور سبیل نہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی ہے وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اٰلَ مُحَمَّدٍ حَقَّهُمْ یعنی اُن لوگوں نے کہا جنھوں نے آل محمد پر ظلم کیا ہے۔ اور ان کا حق غصب کیا ہے۔ اور فرمایا کہ آخر آیہ دوم اس طرح ہے۔ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ وَلَايَةَ عَلِيٍّ سَبِيْلًا یعنی علی کی ولایت کی طرف کوئی سبیل نہیں پاتے اور علی سبیل و راہ خدا ہیں [1]

[1] مولف فرماتے ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ مراد یہ ہو کہ یہ آیت اس معنی میں نازل ہوئی ہے نہ یہ کہ آیت کے الفاظ اس طرح سے ہوں یہ مولف علیہ الرحمہ کا ذاتی قول ہے ورنہ روایات سے پتہ چلتا ہے کہ قرآن سے آل محمد و علی علیہم السلام کے نام نکال دیئے گئے ہیں امیر المومنین نے جو قرآن جمع فرمایا تھا مخالفوں نے اسی لئے اس کو قبول نہیں کیا کہ اس میں نام کے ساتھ آل محمد علیہم السلام کی مدح موجود تھی اور ان کے مخالفوں کی تمام تر مذمت درج تھی۔ (مترجم)

اُردو ترجمہ

حیات القلوب

جلد سوم

مولفہ

علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ

مترجمہ

مولوی سید بشارت حسین صاحب کامل مرزاپوری

ناشرین

امامیہ کتب خانہ مغل حویلی اندرون موچی دروازہ لاہور

ملا باقر مجلسی لکھتا ہے کہ آیت

"وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا"

اس طرح نازل ہوئی تھی: "وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اٰلَ مُحَمَّدٍ حَقَّهُمْ"

مزید فرمایا کہ آخر آیۃ دوم اس طرح ہے: "فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ وَلَايَةَ عَلِيٍّ سَبِيْلًا"

مترجم قبلہ مولوی سید بشارت حسین کامل مرزاپوری ملا باقر مجلسی سے دو قدم آگے چھلانگ لگاتے ہوئے فرماتے ہیں:

روایات سے پتہ چلتا ہے کہ قرآن سے آل محمد و علی علیہم السلام کے نام نکال دیے گئے ہیں، امیر المومنین نے جو قرآن جمع فرمایا تھا، مخالفوں نے اسی لئے اس کو قبول نہیں کیا کہ اس میں نام کے ساتھ آل محمد علیہم السلام کی مدح موجود تھی اور ان کے مخالفوں کے نام بنام مذمت تھی۔ (مترجم)

شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن

قرآن سے ولایتِ علیؓ نکال کر دوسروں کا ذکر درج کیا گیا۔

ہے کہ اس سے مراد بنی امیہ کی کوہیں ہیں اس وقت جلد آسمان سے حضرت علیؑ کا نام لے کر ایک آواز آئے گی۔ ان لوگوں کو ان کی اطاعت کرنا پڑے گی۔

ایضاً۔ اس قول حق تعالیٰ کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا الْكَافِرُونَ یعنی انکار نہیں کرتے ہیں ہماری آیتوں سے مگر کفار۔ انکار نہیں کرتے ہیں ائمہ سے مراد امیر المومنین ہیں۔

ایضاً بسند معتبر حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس آیت ذٰلِكَ بِأَنَّهُ كَانَتْ تَأْتِيهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ کی تفسیر میں منقول ہے کہ بیّنات سے مراد ائمہ علیہم السلام ہیں۔

کلینی نے حضرت صادقؑ سے اس آیت وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا ائْتِ بِقُرْآنٍ غَيْرِ هَٰذَا أَوْ بَدِّلْهُ [illegible] آیت ۱۵۔ جب ان کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں جو واضح اور روشن ہیں تو وہ لوگ ہماری ملاقات کا یقین نہیں رکھتے یعنی آخرت کا یقین نہیں رکھتے کہتے ہیں کہ اس قرآن کے علاوہ کوئی اور قرآن لاؤ یا اس کو تبدیل کر دو۔ کی تفسیر میں حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا کہ بدل دو علی علیہ السلام کو۔ گویا مراد یہ ہو گی کہ وہ لوگ کہتے تھے کہ ایسا قرآن لاؤ جس میں ولایت علیؑ کا ذکر نہ ہو۔ یا اس قرآن میں علیؑ کے بدلے دوسروں کا ذکر درج کر دو۔

بہت سی حدیثوں میں بروایت ابن ماہیار وغیرہ حضرت صادق و امام رضا علیہم السلام سے اس آیت وَإِنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيمٌ کی تفسیر میں وارد ہوا ہے کہ اکثر مفسرین نے کہا ہے کہ ہمارے پاس قرآن لوح محفوظ میں۔ تغیر و تبدل سے محفوظ ہے اور تمام کتب آسمانی میں بلند رتبہ اور حکیم ہے۔ یعنی حکمتوں پر مشتمل ہے یا محکم ہے اور

اردو ترجمہ

حیات القلوب

جلد سوم

مؤلفہ

علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ

مترجمہ

مولوی سید بشارت حسین صاحب کامل مرزا پوری

ناشران

امامیہ کتب خانہ متصل حویلی اندرون موچی دروازہ لاہور

شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن

علی بن ابراہیمؒ نے تفسیر میں بیان کیا ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی ہے وآل ابراھیم وآل عمران وآل محمد علی العالمین۔ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن سے خارج کر دیا ہے۔

شیخ طوسیؒ نے مجالس میں بسند معتبر ابراہیم بن عبد الصمد سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت صادقؑ کو اس آیت کو اس طرح پڑھتے ہوئے سُنا ان اللہ اصطفیٰ آدم و نوحاً وآل ابراھیم وآل عمران وآل محمد علی العالمین لیکن آل محمد کو قرآن سے نکال دیا حضرت نے فرمایا کہ یہ آیت اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ کتاب تاویل الآیات میں امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ وائے ہو ان لوگوں پر کہ جب آل ابراہیمؑ وآل عمران کو یاد کرتے ہیں خوش ہوتے ہیں اور جب آل محمدؐ کو یاد کرتے ہیں تو ان کے قلوب مکدر ہو جاتے ہیں اُس خدا کی قسم ہے جس کے قبضۂ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے۔ اگر ان میں سے کسی نے ستر پیغمبروں کے مثل عمل کیا ہوگا تو خدا اس کے عمل کو قبول نہ کرے گا اگر اس کے اعمال میں میری اور علی بن ابیطالب کی محبت و ولایت نہ ہو۔

ایضاً۔ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ میں حضرت امیر المومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا ابا الحسن مجھ کو اس وصیت سے آگاہ فرمایئے جو آپ کو حضرت رسولؐ نے فرمائی ہے جناب امیرؑ نے فرمایا کہ بیشک خدا نے تمہارے لئے دین حق کو انتخاب کیا اور تمہارے لئے اسی کو پسند فرمایا اور تم پر اپنی نعمت تمام کی کیونکہ تم اس کے سب سے زیادہ مستحق اور اہل تھے اور بیشک خدا نے اپنے پیغمبر

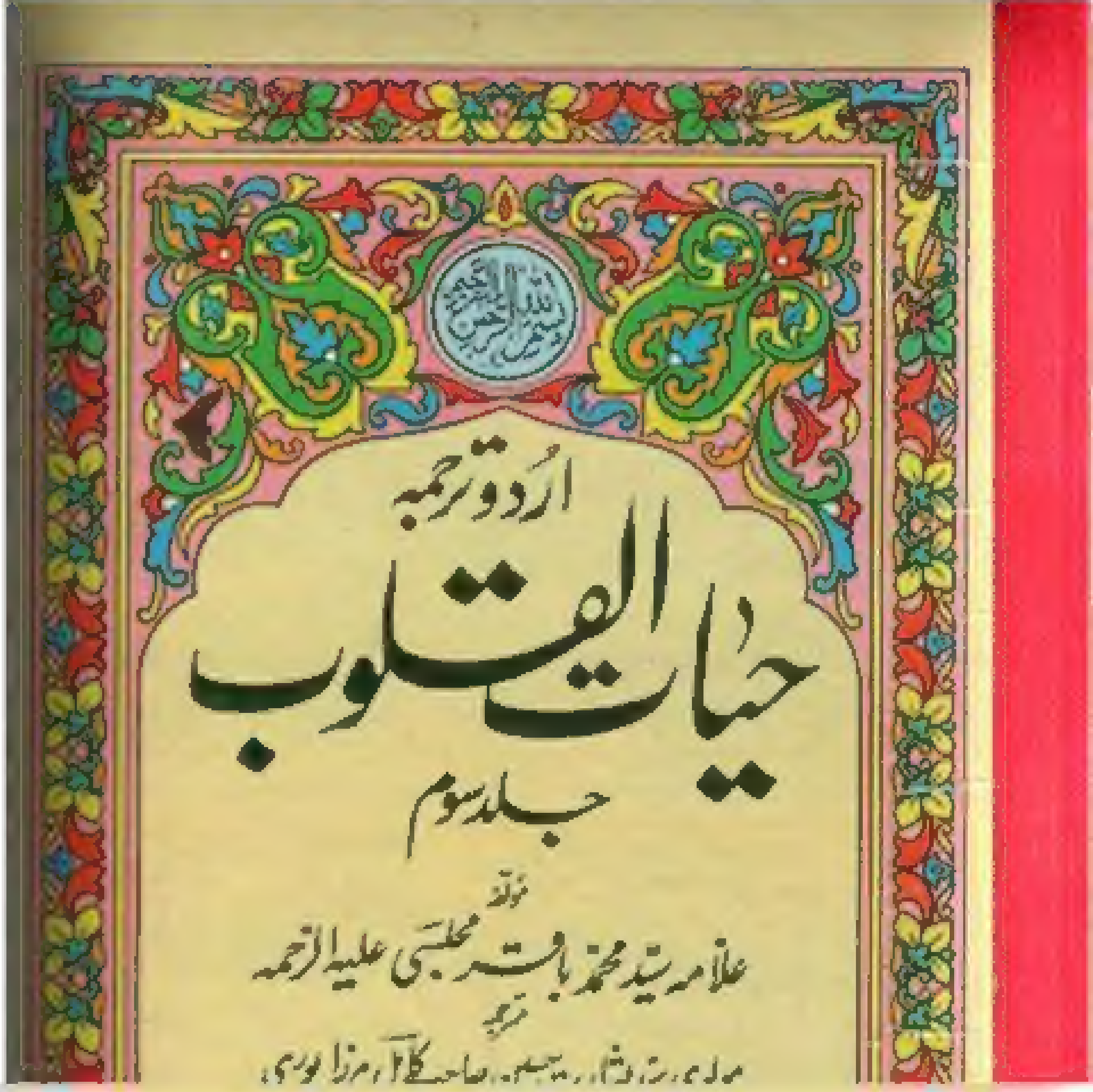

آلِ محمد کو قرآن سے نکال دیا گیا۔

شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن

وَقُلِ الْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ ۖ فَمَن شَاءَ فَلْيُؤْمِن وَمَن شَاءَ فَلْيَكْفُرْ ۚ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ نَارًا أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۚ وَإِن يَسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ ۚ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿٢٩﴾

صاف کہہ دیں کہ یہ (قرآن) حق ہے تمہارے رب کی طرف سے، اب جس کا جی چاہے مان لے اور جس کا جی چاہے انکار کر دے۔ ہم نے (انکار کرنے والے) ظالموں کے لیے ایک آگ تیار کر رکھی ہے جس کی لپٹیں انہیں گھیرے میں لے چکی ہیں۔ وہاں اگر وہ پانی مانگیں گے تو ایسے پانی سے ان کی تواضع کی جائے گی جو تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا اور ان کا منہ بھون ڈالے گا، بدترین پینے کی چیز اور بہت بری آرام گاہ۔ (29)

سُوْرَۃُ الْکَھْف

ترجمہ حیات القلوب جلد سوم باب ۲ — ۳۸۵ — فصل ۳۳۔ امر کی مظلومیت سے متعلق آیتیں

اور آپ کے اصحاب مراد ہیں و لیعلمن الکاذبین سے مراد آپ کے دشمن ہیں جو اپنے دعوئے ایمان میں جھوٹے تھے۔

دوسری آیت ﴿ وَقُلِ الْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ فَمَن شَاءَ فَلْيُؤْمِن وَمَن شَاءَ فَلْيَكْفُرْ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ نَارًا أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ﴾ پ ۱۵ کہف آیت ۲۹

اے رسول کہدو کہ حق تمہارے پروردگار کی طرف سے ہے لہٰذا جو چاہے ایمان لائے اور جو شخص چاہے کفر اختیار کرے بیشک ہم نے ظالموں کے لئے آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے جن کے پردے چاروں طرف سے گھیر لیں گے۔ کلینی اور علی ابن ابراہیم اور عیاشی نے بسند ہائے معتبر حضرت باقر و صادق علیہما السلام سے روایت کی ہے کہ حق سے مراد ولایت علی بن ابی طالب ہے اور ظالمین سے مراد آل محمد علیہم السلام پر ظلم کرنے والے ہیں۔ اور آیت اس طرح نازل ہوئی ہے انا اعتدنا للظالمین آل محمد حقھم نارا یعنی ہم نے اُن ظلم کرنے والوں کے لئے جنھوں نے آل محمد کا حق غصب کیا ہے جہنم کی آگ تیار کر رکھی ہے۔ ابن ماہیار نے حضرت صادق سے روایت کی ہے کہ آیت اس طرح نازل ہوئی ہے قُلِ الْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ فِي وَلَايَةِ عَلِيٍّ یہاں تک کہ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ آلَ مُحَمَّدٍ حَقَّهُمْ نَارًا۔ اس کے معنی وہی ہیں جو گذر چکے۔

تیسری آیت ﴿ أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ ۝ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِم بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَن يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ ﴾ پ ۱۷ سورہ حج آیت ۳۹ یعنی ان کو کافروں سے جہاد کی اجازت دی گئی جن سے کفار لڑتے ہیں اس لئے کہ ہم سے کفر کرنے والوں نے اُن پر ظلم کیا ہے بیشک خدا اُن کی مدد کرنے پر قادر ہے جو ناحق اپنے گھروں سے نکالے گئے اور سوائے

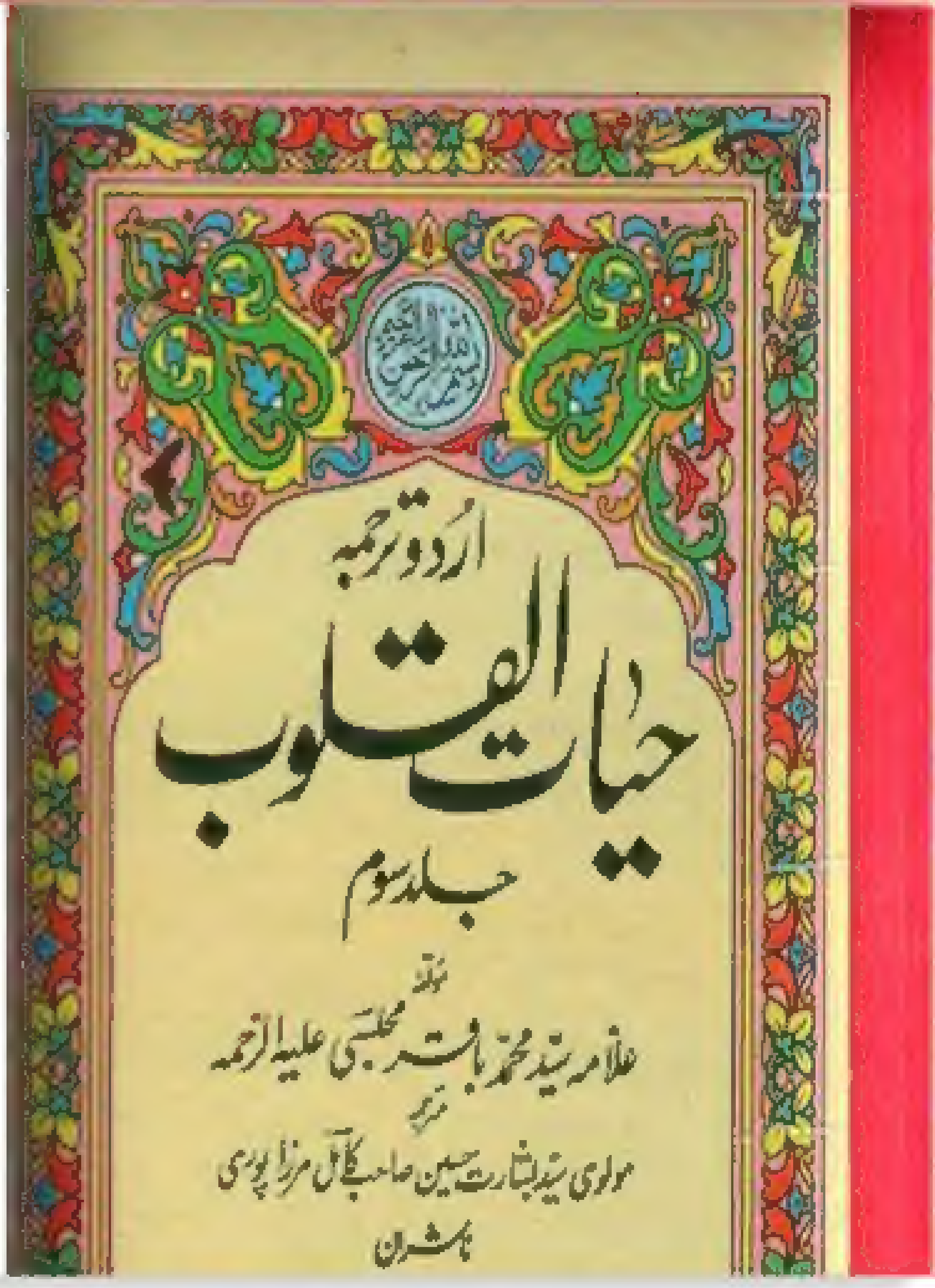

قرآنی آیات میں تبدیلی کر دی گئی۔

شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن

وَقُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ ۖ وَسَتُرَدُّونَ إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝

اور اے نبی ﷺ، ان لوگوں سے کہہ دو کہ تم عمل کرو، اللہ اور اس کا رسول ﷺ اور مومنین سب دیکھیں گے کہ تمہارا طرزِ عمل اب کیا رہتا ہے۔ پھر تم اس کی طرف پلٹائے جاؤ گے جو کھلے اور چھپے سب کو جانتا ہے اور وہ تمہیں بتا دے گا کہ تم کیا کرتے رہے ہو۔ (105) سورۃ التوبۃ

رنجیدہ کرتے ہیں فرمایا شاید تم نہیں جانتے کہ تمہارے اعمال آنحضرت کے سامنے پیش ہوتے ہیں۔ جب آنحضرت تمہارے اعمال میں نافرمانی اور کوئی گناہ دیکھتے ہیں تو آزردہ ہوتے ہیں لہٰذا ان کو اپنے گناہوں سے رنجیدہ مت کیا کرو۔ بلکہ اپنے صالح عملوں سے ان کو خوش و مسرور کیا کرو۔

کلینیؒ نے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت صادقؑ کے سامنے یہ آیت پڑھی حضرت نے فرمایا کہ یہ آیت اس طرح نہیں ہے بلکہ بجائے والمومنون کے والماموٗنون ہے اور ہم ائمہ ہیں ماموٗنون یعنی خدا کے دین اور اس کے علوم و شرائع و احکام کے امین ہیں۔

سید ابن طاؤس نے اپنے رسالہ محاسبۃ النفس میں ابن ماہیار کی تفسیر سے روایت کی ہے کہ حضرت عمار یاسر نے جناب رسولِ خدا سے عرض کی کہ میری آرزو ہے اور میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ آپ ہمارے درمیان عمرِ نوحؑ کے برابر زندگی گذاریں۔ حضرت نے فرمایا کہ اے عمار تمہارے واسطے میری زندگی بھی بہتر ہے اور میری وفات بھی۔ زندگی اس لئے بہتر ہے کہ تم بُرے عمل کرتے ہو تو میں تمہارے لئے استغفار کرتا

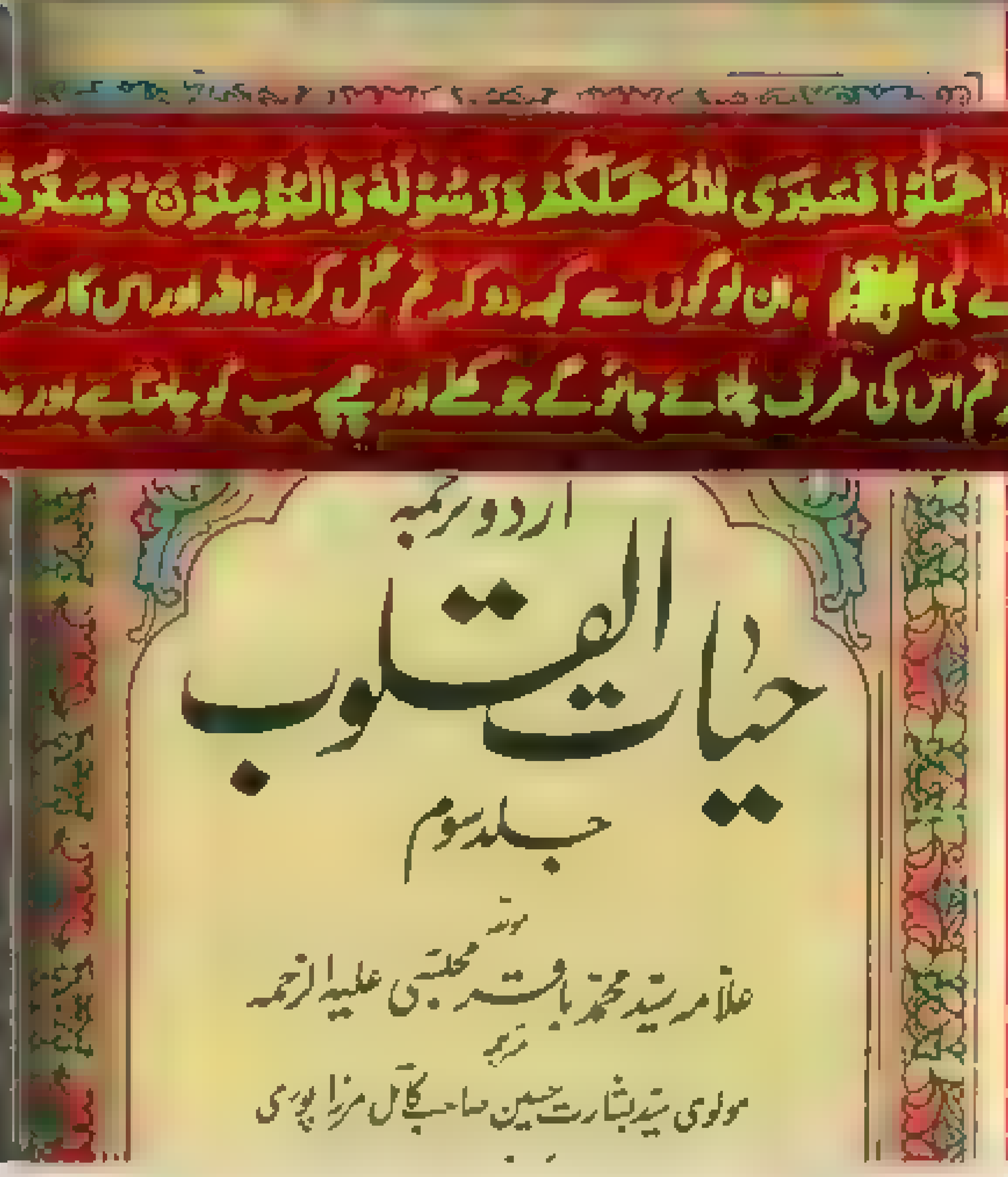

"سورۃ التوبۃ میں "والمومنون" کی بجائے "والماموٗنون" ہے۔"

شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا

[illegible] (82)

سورہ بنی اسرائیل

کی ہے کہ ظالموں سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے آل محمدؐ پر ظلم کیا ہے اور آیت اس طرح نازل ہوئی ہے۔ وَلَا يَزِيدُ ظَالِمِي آلِ مُحَمَّدٍ حَقَّهُمْ إِلَّا خَسَارًا۔

آٹھویں آیت۔ وَمَا ظَلَمُونَا وَلٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝ (پ بقرہ آیت ۵۰) یعنی ان لوگوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا بلکہ خود اپنی ذات پر ظلم کرتے تھے۔ کلینی وغیرہم نے حضرت باقر و کاظم علیہما السلام سے روایت کی ہے کہ حق تعالیٰ اس سے بہت بلند و رفیع ہے کہ اس کی طرف ظلم کا گمان بھی کیا جائے بلکہ اس نے ہم اہلبیتؑ کو شامل کر کے فرمایا ہے اور ہم پر ظلم کو اپنے اوپر ظلم ہونا شمار کیا ہے یعنی جن لوگوں نے میری اماموں اور حجتوں پر ظلم و ستم کیا انہوں نے جو تکلیفیں ان کو پہنچائی ہیں وہ خود اپنے اوپر ظلم کیا ہے کہ اپنے تئیں عذاب ابدی کا مستحق قرار دیا ہے۔

نویں آیت۔ احْشُرُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا وَأَزْوَاجَهُمْ (پ ۲۳ صافات آیت ۲۲) علی بن ابراہیم نے کہا ہے یعنی جمع کرو ان لوگوں کو اور ان کے دوستوں اور مددگاروں کو جنہوں نے آل محمدؐ پر ظلم کیا ہے۔

دسویں آیت۔ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۖ إِنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ (پ ۲۸ سورہ حشر آیت ۷) یعنی جو کچھ رسولؐ نے تم کو دیا ہے یعنی جس بات کا حکم دیا ہے اس کو لے لو یعنی اس پر عمل کرو اور جس بات سے تم کو منع کیا ہے اس سے باز آجاؤ۔ اور عذاب خدا سے پرہیز کرو بیشک خدا سخت عذاب کرنے والا ہے۔ ابن ماہیار نے امیر المومنینؑ سے روایت کی ہے کہ خدا سے ڈرو اور آل محمدؐ پر ظلم کرنے سے باز رہو یقیناً خدا اس پر سخت عذاب کریگا جو آل محمدؐ پر ظلم کریگا

قرآنی آیات میں تبدیلی کر دی گئی۔

پر کوئی الزام نہیں۔ ابن ماہیار نے حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ یہ آیت حضرت قائمؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے کہ جب وہ حضرت ظاہر ہوں گے تو بنی امیہ سے

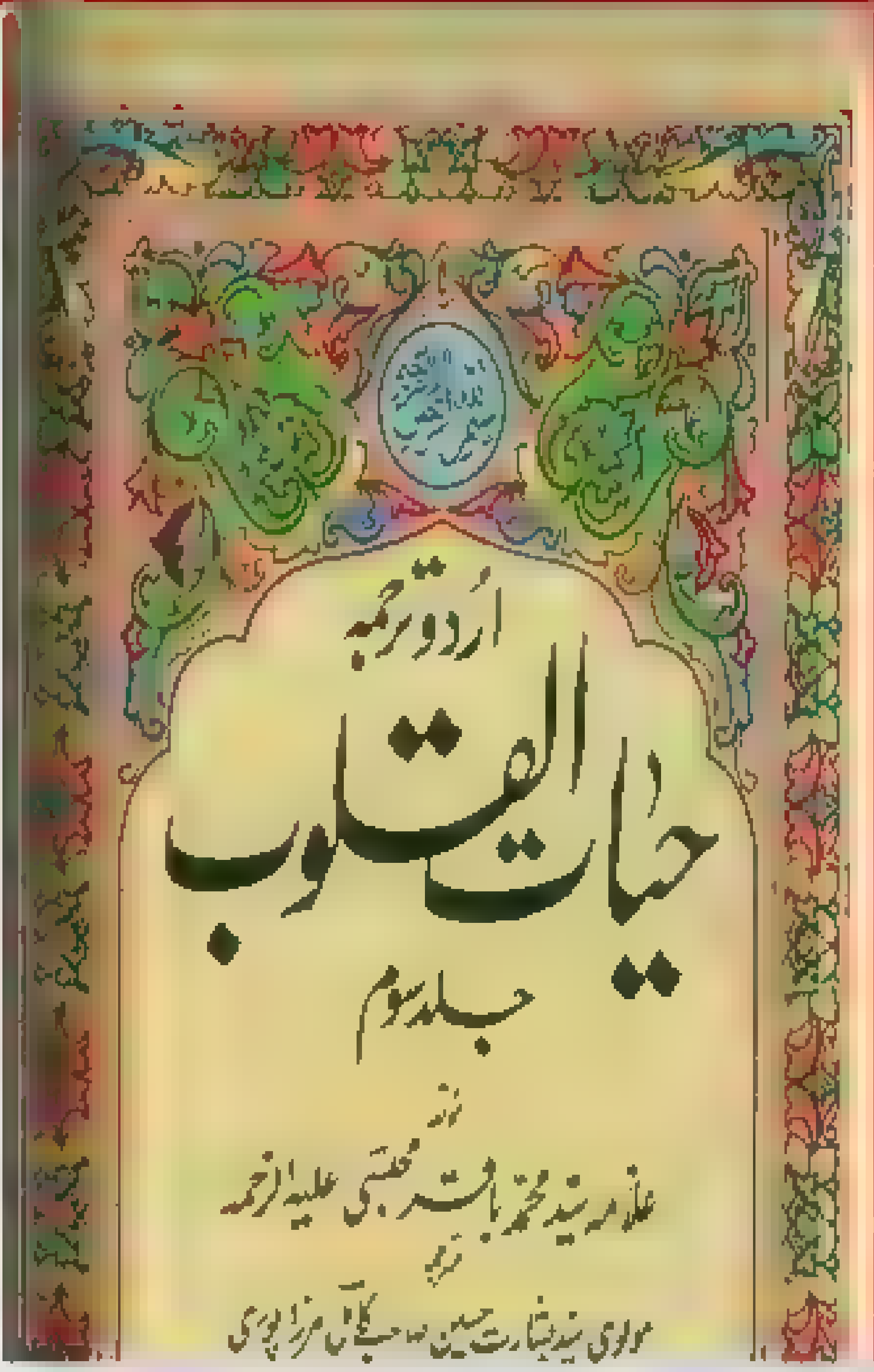

شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن

وفيه عنه عليه السلام أنّ في القرآن ما مضى وما يحدث وما هو كائن ، كانت فيه أسماء الرجال فألقيت وإنّما اسم الواحد منه في وجوه لا تُحصى يعرف ذلك الوصاة .

وفيه عنه (ع) . إنّ القرآن قد طُرح منه آي كثيرة ولم يزد فيه إلاّ حروف ، وقد أخطأت به الكتبة وتوهمتها الرجال .

والحاصل فالأخبار من طريق أهل البيت (ع) أيضاً كثيرة إن لم نكن متواترة على أنّ القرآن الذي بأيدينا ليس هو القرآن بتمامه كما أُنزل على محمد (ص) بل منه ما هو خلاف ما أنزل الله ومنه ما هو مُحرّف ومُغيّر وأنّه قد حُذف منه أشياء كثيرة منها اسم عليّ (ع) في كثير من المواضع ومنها لفظة آل محمد (ع) ومنها أسماء المنافقين ومنها غير ذلك وأنّه ليس على الترتيب المرضي عند الله وعند رسول الله (ص) كما في تفسير عليّ بن ابراهيم

أما ما كان خلاف ما أنزل الله فهو قوله تعالى : كنتم خير أمة أخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنهون عن المنكر وتؤمنون بالله ، فقال أبو عبد الله (ع) لقارىء هذه الآية: خير أمة تقتلون أمير المؤمنين والحسين بن عليّ (ع)

شیعہ عالم علامہ سید عدنان اپنی کتاب مشارق الشموس الدریہ میں لکھتا ہے:

"جو قرآن ہمارے پاس ہے وہ پورا قرآن نہیں ہے جیسا کہ حضرت محمدؐ پر نازل ہوا تھا بلکہ اس میں ایسا بھی ہے جو اس کے خلاف ہے جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا اور اس میں تحریف شدہ بھی شامل ہے اور اس میں بہت کچھ حذف کیا گیا ہے، جن میں بہت سی جگہوں سے علیؑ کا نام اور آلِ محمدؐ اور منافقوں کے نام اور اس کے علاوہ (بھی بہت کچھ حذف کیا گیا ہے)، اور یہ اس ترتیب سے نہیں جس ترتیب سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے پاس ہے۔"

شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن

"شیعہ عالم علامہ میرزا حبیب اللہ الخوئی نے شرح نہج البلاغہ میں بہت سی تحریف زدہ آیات کو بیان کیا ہے،
جن کا نزول ان کے مطابق یوں تھا اور جو موجودہ قرآن میں مختلف ہیں۔
اس کے علاوہ انہوں نے سورتوں سورۂ ولایت اور سورۂ النورین کا بھی ذکر کیا ہے جو ان کے مطابق قرآن مجید کا حصہ ہیں۔"

وفي الصافات قوله (وقفوهم إنهم مسئولون عن ولاية علي ما لكم لا تناصرون)

وفي النساء قوله تعالى (أم يحسدون الناس على ما آتاهم الله من فضله فقد آتينا آل إبراهيم وآل محمد الكتاب والحكمة وآتيناهم ملكا عظيما)

وفي الزمر قوله ([illegible]) ورواه الطبرسي أيضا عن جابر بن عبدالله الأنصاري

وفي طه قوله تعالى (ولقد عهدنا إلى آدم من قبل كلمات في محمد وعلي وفاطمة والحسن والحسين والتسعة من ذرية الحسين فنسي ولم نجد له عزما) ورواه أيضا في الكافي عن الصادق عليه السلام إلا أن في آخره والأئمة من ذريتهم بدل قوله والتسعة، ثم قال هكذا والله نزلت على محمد صلى الله عليه وآله

وفي النجم قوله تعالى (وأوحى إلى عبده في علي ليلة المعراج ما أوحى)

وفي آية الكرسي (الله لا إله إلا هو الحي القيوم لا تأخذه سنة ولا نوم له ما في السموات وما في الأرض وما تحت الثرى عالم الغيب والشهادة هو الرحمن الرحيم من ذا الذي يشفع عنده)

وفي الأحزاب قوله (وكفى الله المؤمنين القتال بعلي بن أبي طالب وكان الله قويا عزيزا)

ومنها سورة الولاية (بسم الله الرحمن الرحيم يا أيها الذين

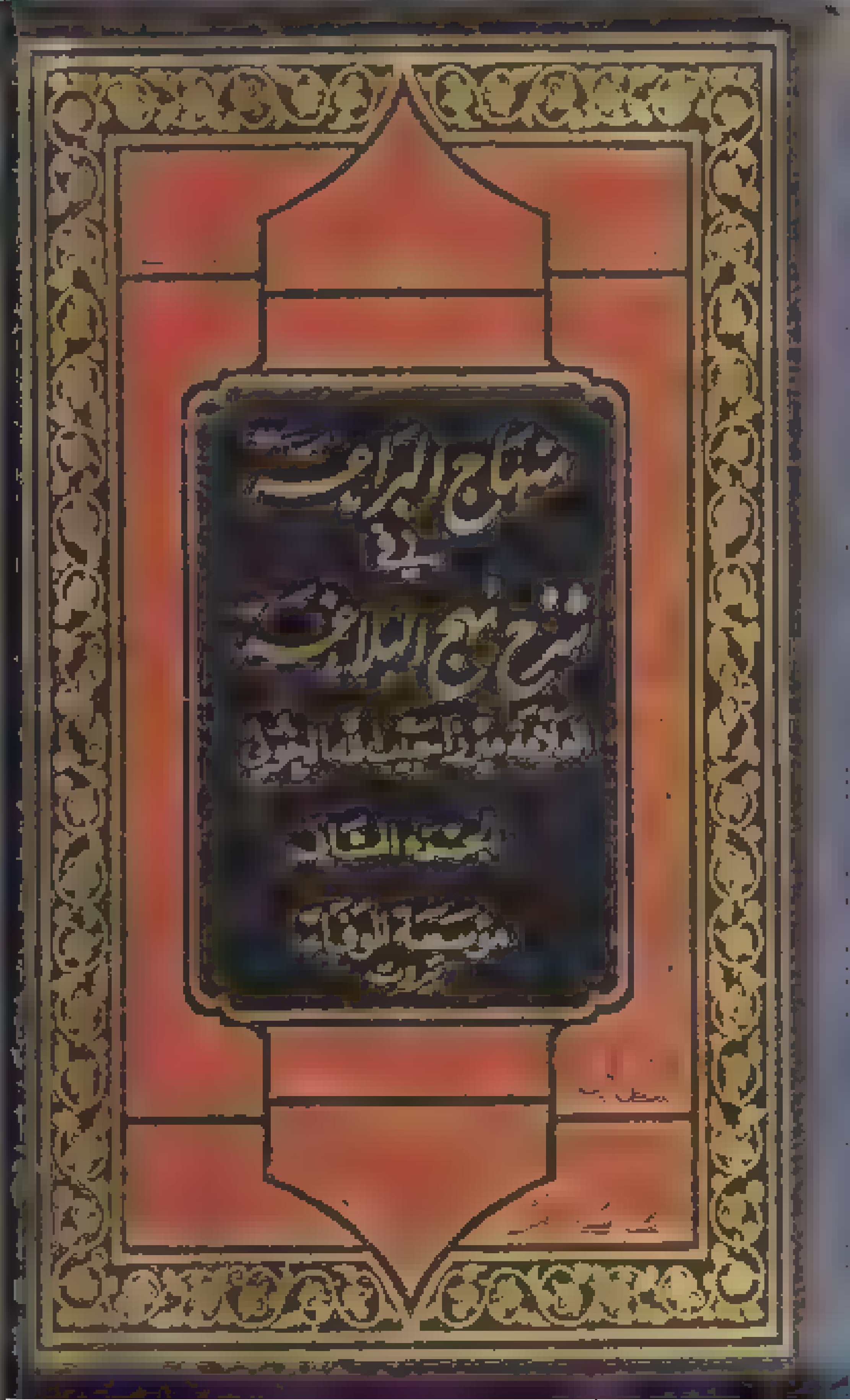

ہیں جیسے فرمایا ہے اگر ہم اے رسولؐ تمہیں ثابت قدم نہ رکھتے تو تم ضرور کچھ نہ کچھ کفار و مشرکین کی طرف مائل ہو جاتے یہاں مراد غیر نبی ہیں۔

١٥ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُنْدَبٍ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ السِّمْطِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنْ تَنْزِيلِ الْقُرْآنِ قَالَ : اقْرَؤُوا كَمَا عُلِّمْتُمْ .

۱۵۔ راوی نے حضرت جعفر صادق علیہ السلام سے تنزیل قرآن کے متعلق پوچھا فرمایا اسی طرح پڑھے جاؤ جس طرح تم کو تعلیم دی گئی۔

١٦ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ : دَفَعَ إِلَيَّ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام مُصْحَفاً وَقَالَ : لَا تَنْظُرْ فِيهِ ، فَفَتَحْتُهُ وَقَرَأْتُ فِيهِ : «لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا» فَوَجَدْتُ فِيهَا اسْمَ سَبْعِينَ رَجُلاً مِنْ قُرَيْشٍ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ قَالَ : فَبَعَثَ إِلَيَّ : ابْعَثْ إِلَيَّ بِالْمُصْحَفِ .

۱۶۔ راوی کہتا ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے میرے پاس ایک قرآن بھیجا اور لکھا۔ اور اس کی نقل نہ کرنا میں نے اسے کھولا اور پڑھا۔ اس میں سورۂ بینہ (پ ۳۰) لم یکن الذین کفروا، میں قریش کے ستر آدمیوں کے نام مع ان کے باپوں کے نام کے لکھے تھے پھر کسی کو میرے پاس بھیج کر کہا کہ یہ قرآن میرے پاس واپس بھیج دو۔

١٧ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَبِي عليه السلام : مَا ضَرَبَ رَجُلٌ الْقُرْآنَ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ إِلَّا كَفَرَ .

۱۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار نے فرمایا جس نے ایک آیت کو دوسری آیت کی طرح قرآن دیا یعنی آیات متشابہات کی تفسیر اپنی ذاتی رائے سے آیات محکمات کی طرح کی اس نے کفر کیا۔

١٨ - عَنْهُ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ النَّضْرِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي مَرْيَمَ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : وَقَعَ مُصْحَفٌ فِي الْبَحْرِ فَوَجَدُوهُ وَقَدْ ذَهَبَ مَا فِيهِ إِلَّا هَذِهِ الْآيَةَ «أَلَا إِلَى اللهِ تَصِيرُ الْأُمُورُ» .

۲۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی سورۂ کہف کی آیت پڑھ کر سوئے وہ جس وقت بیدار ہونا چاہیے گا ہو جائے گا۔

۲۲۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ وَغَيْرُهُ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: سُلَيْمٌ مَوْلَاكَ ذَكَرَ أَنَّهُ لَيْسَ مَعَهُ مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا سُورَةُ يس، فَيَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَنْفَدُ مَا مَعَهُ مِنَ الْقُرْآنِ أَيُعِيدُ مَا قَرَأَ؟ قَالَ: نَعَمْ لَا بَأْسَ.

۲۲۔ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ سلیم آپ کے غلام نے بیان کیا ہے کہ اس کو سوائے سورۂ یٰسٓ کے اور کوئی سورہ یاد نہیں۔ کیا جب وہ رات کو نماز یا غیر نماز میں قرآن کی تلاوت کرنا چاہے تو اسی سورہ کو بار بار پڑھے۔ فرمایا کوئی مضائقہ نہیں۔

۲۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: قَرَأَ رَجُلٌ عَلَىٰ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام وَأَنَا أَسْتَمِعُ حُرُوفاً مِنَ الْقُرْآنِ لَيْسَ عَلَىٰ مَا يَقْرَؤُهَا النَّاسُ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: كُفَّ عَنْ هٰذِهِ الْقِرَاءَةِ اقْرَأْ كَمَا يَقْرَأُ النَّاسُ حَتَّىٰ يَقُومَ الْقَائِمُ عليه السلام فَإِذَا قَامَ الْقَائِمُ عليه السلام قَرَأَ كِتَابَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَىٰ حَدِّهِ وَأَخْرَجَ الْمُصْحَفَ الَّذِي كَتَبَهُ عَلِيٌّ عليه السلام وَقَالَ: أَخْرَجَهُ عَلِيٌّ عليه السلام إِلَى النَّاسِ حِينَ فَرَغَ مِنْهُ وَكَتَبَهُ فَقَالَ لَهُمْ: هٰذَا كِتَابُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا أَنْزَلَهُ [اللهُ] عَلَىٰ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَقَدْ جَمَعْتُهُ مِنَ اللَّوْحَيْنِ فَقَالُوا: هُوَ ذَا عِنْدَنَا مُصْحَفٌ جَامِعٌ فِيهِ الْقُرْآنُ لَا حَاجَةَ لَنَا فِيهِ، فَقَالَ: أَمَا وَاللهِ مَا تَرَوْنَهُ بَعْدَ يَوْمِكُمْ هٰذَا أَبَداً، إِنَّمَا كَانَ عَلَيَّ أَنْ أُخْبِرَكُمْ حِينَ جَمَعْتُهُ لِتَقْرَؤُوهُ.

۲۳۔ راوی کہتا ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کے سامنے قرآن پڑھا میں کان لگا کر سن رہا تھا اس کی قرارت عام لوگوں کی قرارت کے خلاف تھی۔ حضرت نے فرمایا اس طرح نہ پڑھ بلکہ جیسے سب لوگ پڑھتے ہیں تم بھی پڑھو جب تک ظہور قائم آل محمد نہ ہو۔ جب ظہور ہوگا تو وہ قرآن کی صحیح صورت میں تلاوت کریں گے اور اس قرآن کو نکالیں گے جو حضرت علی علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے لکھا تھا اور فرمایا جب حضرت جمع قرآن اور اس کی کتابت سے فارغ ہوئے تھے تو آپ نے اس کو حکومت کے سامنے پیش کر کے فرمایا تھا یہ ہے کتاب اللہ جس کو میں نے اسی ترتیب سے جمع کیا ہے جس طرح رسول خدا پر نازل ہوئی تھی۔ میں نے اس کو دو لوحوں (لوح دل اور لوح مکتوب) سے جمع کیا ہے۔ انھوں نے کہا ہمارے پاس جامع قرآن موجود ہے ہمیں آپ کے قرآن کی ضرورت نہیں۔ حضرت نے فرمایا اس کے بعد اب تم کبھی اس کو نہ دیکھو گے میرا فرض ہے کہ میں تم کو اس سے آگاہ کر دوں تاکہ تم اس کو پڑھو۔

شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن

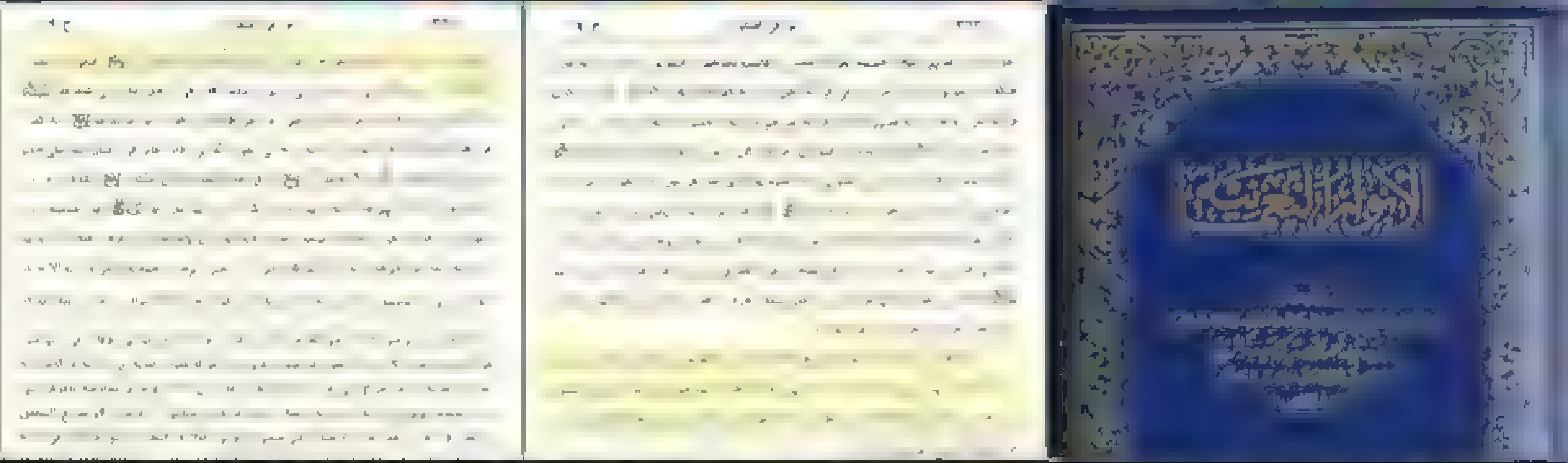

شیعہ عالم نعمت اللہ الجزائری اپنی کتاب انوار النعمانیہ میں لکھتا ہے کہ

آئمہ سے روایت کی گئی ہے کہ انہوں نے اپنے شیعوں کو حکم دیا کہ وہ نماز وغیرہ میں موجودہ قرآن کی تلاوت کریں
اور اس کے مطابق اعمال کریں یہاں تک کہ بارہواں امام یعنی صاحب الزمان ظہور پذیر ہو جائے۔
پھر وہ اس قرآن کو لوگوں کے ہاتھوں سے لیکر آسمان لے جائیں گے اور وہ قرآن نکال لائیں گے۔
جو امیر المومنین حضرت علی ؑ نے تالیف کیا پھر اس کے بعد اس کو پڑھا جائے گا اور اس پر عمل کیا جائے گا۔

شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن

شیعہ رافضی پادری شرف الدین علی الحسینی الاسترابادی اپنی کتاب "تاویل الآیات الظاہرۃ فی فضائل العترۃ الطاہرۃ" میں نقل کرتا ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام سے روایت ہے، جبرائیل رسول اللہ کے پاس یہ آیت ایسے لے کر آئے تھے:

وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فِيْ عَلِيٍّ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ

اور اگر تم کو اس میں، جو ہم نے اپنے بندے (محمد) پر نازل فرمائی ہے "علی" کے بارے میں کچھ شک ہو تو اسی طرح کی ایک سورۃ تم بھی بنا لاؤ اور اللہ کے سوا جو تمہارے مددگار ہوں، ان کو بھی بلا لو اگر تم سچے ہو۔ (معاذ اللہ)

في ريب ممّا نزّلنا على عبدنا في علي فأتوا بسورة من مثله﴾[1].

١٧ ـ (العسكري عليه السلام قال)[2]: ثم قال تعالى: ﴿فإن لم تفعلوا﴾ هذا الذي تحدّيتكم به ﴿ولن تفعلوا﴾ أي ولا يكون ذلك منكم ولا تقدرون عليه فاعلموا أنكم

إلى ما اختارهم إليه، و رأوا له

الجنان لاتصير لهم إلّا (بموالا

و معاداة أهل مخالفته و عداوته

عذابها إلّا بتنكّبهم عن موالاة

من أداء الفرائض واجتناب المحا

﴿أنّ لهم جنّات تجري من تحت

رزقوا منها من ثمرة رزقاً قالوا

١) الكافي: ٤١٧/١ ح٢٦ وعنه

(عن أبي عبدالله ع) وعنه

٣٠١/٢

٣) في نسخة «م» في ثبوته.

٥) في نسختي «ب، م»: بموالاته

منازل النور، ويخدمونهم في حمل مايحمل آل[1] محمد منها إلى شيعتهم ومحبّيهم وإنّ طبقاً من تلك الأطباق يشتمل من الخيرات على مالايفي بأقل جزء منه جميع أموال الدنيا[2].

لأخي رسول الله و اتّخاذه إماماً و اعتقاده فاضلاً راجحاً، لا يقبل الله عزّوجلّ إيماناً ولاطاعة إلّا بموالاته، وتظنّون أنّ محمداً تقوّله من عنده، وينسبه إلى ربّه، فإن كان كما تظنّون ﴿فأتوا بسورة من مثله﴾ أي من مثل محمد امّي لم يختلف قط إلى أصحاب كتب وعلم، ولاتلمّذ لأحد ولاتعلّم منه ﴿وادعوا شهداءكم من دون الله﴾ [الذين][3] يشهدون بزعمكم أنكم محقّون وأنّ ما تجيئون به نظير لما جاء به محمد صلى الله عليه وآله ﴿إن كنتم صادقين﴾ في قولكم أنّ محمداً تقوّله[4].

١٦ ـ الكليني[5] رحمه الله عن علي بن ابراهيم، باسناده عن جابر، عن أبي جعفر عليه السلام قال: نزل جبرئيل عليه السلام بهذه الآية على محمد صلى الله عليه وآله هكذا: ﴿وإن كنتم

١) في نسخة «م» إلى.

٢) تفسير الامام: ٤٩، وقطعة منه في البحار: ٣٢٩/٥٩ ح١٨.

٣) من نسخة «م».

٤) تفسير الامام: ٦٧ وعنه البحار: ٣٠/٩٢ ح٣ و٢١٩/١٧ والبرهان: ٦٨/١ ح٢.

٥) في نسخة «ج» ذكره الكليني.

وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۠ وَادْعُوْا شُهَدَاۗءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

اور اگر تمہیں اس امر میں شک ہے کہ یہ کتاب جو ہم نے اپنے بندے پر اتاری ہے، تو اس کے مانند ایک ہی سورۃ بنا لاؤ، اپنے سارے ہم نواؤں کو بلا لو، ایک اللہ کو چھوڑ کر باقی جس جس کی چاہو، مدد لے لو، اگر تم سچے ہو تو یہ کام کر کے دکھاؤ (23)

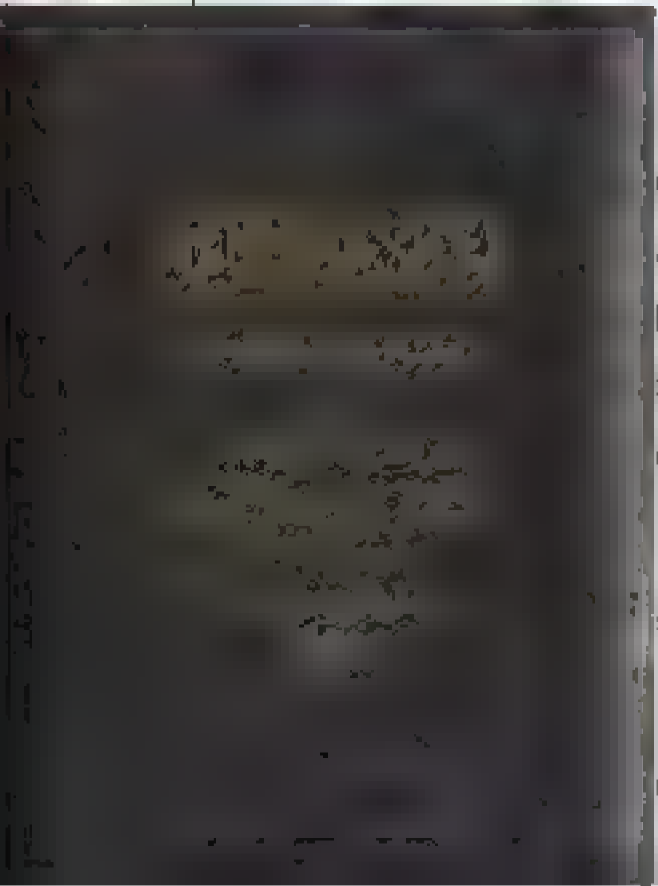

شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن

القرآن من دون تحريف وتغيير ومن كتّاب الوحي الالهي ان الذي يستطيع ان يتحمل هذا القرآن هو الوجود الشريف ولي الله المطلق علي بن ابي طالب (ع) ولا يستطيع الآخرين من أخذ هذه الحقيقة الا بالتنزل من مقام الغيب الى موطن الشهادة والتطور بالأطوار الملكية والتكسي بكسوة الألفاظ والحروف الدنيوية وهذه احدى معاني التحريف التي وقعت في جميع الكتب الالهية والقرآن الشريف وجميع الآيات الشريفة قد وضعت في متناول البشر بعد تحريفات عديدة بحسب المنازل والمراحل التي طواها من حضرة الأسماء إلى عوالم الشهادة والملك الأخيرة وعدد مراتب التحريف يتطابق مع عدد بطون القرآن، طابق النعل بالنعل لا ذلك الذي هو تحريف التنزل من الغيب المطلق إلى الشهادة المطلقة بحسب مراتب العوالم وبطون الرجوع من الشهادة المطلقة إلى الغيب المطلق اذاً فان مبدأ التحريف ومبدأ البطون متعاكسان واي مرتبة من مراتب البطون ينالها السالك إلى الله فانه سيتخلص من أحد مراتب التحريف إلى ان يصل إلى بطون المطلق الذي هو البطن السابع حسب المراتب الكلية عندها يتخلص بشكل مطلق من التحريف

اذاً فقد يكون القرآن الكريم لشخص محرف بجميع انواع التحريف ولآخر ببعض مراتبه، ولغيرهم أن لا يكون محرفاً أصلاً وكما علمت فان فهم عظمة القرآن يخرج عن طوق ادراكنا لكن اشارة مجملة إلى عظمة هذا

"تمام کتبِ الٰہیہ میں اور قرآن کی تمام آیات میں تحریف واقع ہوئی ہے۔"

"القرآن باب معرفۃ اللہ از خمینی ہلیلہ، صفحہ:۵۰"

مطلق او ليس بجميع مراتبه

اما عظمة متكلمه ومنشئه وصاحبه هو ذاك العظيم المطلق الذي جميع

شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن

٥٩ـ القول في تأليف القرآن و ما ذكر قوم من الزّيادة فيه و النّقصان

أقول: إنّ الأخبار قد جاءت مستفيضة عن أئمة الهدى من آل محمّد(ص)، باختلاف القرآن و ما أحدثه بعض الظّالمين فيه من الحذف والنّقصان، فأمّا القول في التّأليف فالموجود يقضي فيه بتقديم المتأخّر و تأخير المتقدّم و من عرف النّاسخ والمنسوخ و المكّي والمدنيّ لم يرتب[1] بما ذكرناه.

وأمّا النّقصان فإنّ العقول لا تحيله و لا تمنع من وقوعه، و قد امتحنت مقالة من ادّعاه، و كلّمت عليه المعتزلة و غيرهم طويلاً فلم اظفر منهم بحجّة اعتمدها في فساده. و قد قال جماعة من أهل الإمامة إنّه لم ينقص من كلمة و لا من آية و لا من سورة و لكن حذف ما كان مثبتاً في مصحف أمير المؤمنين(ع) من تأويله و تفسير معانيه على حقيقة تنزيله و ذلك كان ثابتاً منزلا و إن لم يكن من جملة كلام الله تعالى

قال الله تعالى: «ولا تع...

علماً» فسمّى تأويل القر...

وعندي أنّ هذا ا...

القرآن على الحقيقة دون...

وأمّا الزّيادة فيه ...

فالوجه الّذي أقطع على...

على حدّ يلتبس به ع...

الكلمة و الكلمتان وا...

يكون ملتبساً عند أكثر...

١ـ قوله يرتب بفتح الياء و ...

يمكن ان يقرء بضمّ الياء...

الياء بمعنى في أي لم يرتـ...

شیعہ محدث محمد بن محمد بن النعمان الشیخ المفید، جو کسی بھی تعارف کا محتاج نہیں ہے۔ اس شیعہ محدث کے تعارف کے لیے اتنا کافی ہے کہ شیخ الطوسی جیسے اور الرضی شریف اور ان کا بھائی شریف المرتضیٰ یہ دونوں بھائی اس مفید کے شاگرد ہیں۔

حتیٰ یہ کہ ان صاحب شیخ مفید کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ان کی ایک نامعلوم غار میں چھپے ہوئے شیعہ کے نامعلوم بارھویں امام سے باقاعدہ خط و کتابت تھی۔

بارھویں امام خط لکھتے اور شیخ مفید کے پاس کسی نامعلوم طاقت کے ذریعے پہنچتے تھے۔ اور وہ نامعلوم طاقت مفید صاحب کے پاس خط لے آتی اور پھر مفید صاحب امام صاحب کو خط لکھتے اور وہ نامعلوم طاقت امام صاحب کے پاس خط لے جاتی۔

یوں شیخ صاحب اور غار والے صاحب کے درمیان خط و کتابت ہوتی رہتی اور شیخ صاحب لوگوں کے کئی مسائل امام صاحب سے پوچھ کر لوگوں سے بیان فرماتے رہتے۔

یہ شیخ مفید "اوائل المقالات" میں لکھتا ہے کہ:

"قرآن کی تحریف کے بارے میں آئمہ کی روایات متواتر ہیں۔"

اتنا بڑا شیعہ عالم، جس کی باقاعدہ شیعہ حضرات کے بارھویں غار میں چھپے ہوئے امام کے ساتھ خط و کتابت تھی اسکے بقول قرآن کی تحریف کی روایات متواتر ہیں۔ جبکہ آج شیعہ اسکا انکار کرتے ہوئے قرآن پہ پورا ایمان ظاہر کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔

سوائے تقیہ کے اور کچھ بھی نہیں۔

شیعہ اور عقیدہ تحریف قرآن

شیعہ کا ایک اور فتنہ کہ شیعہ کے مطابق قرآن میں صرف اور صرف حضرت علی اور ۱۲ اماموں کا ذکر ہے

[illegible]

فہرست

تفسیر فرات (اردو)

صفحہ	مضامین
٢	فہرست
٣	حالات مولف تفسیر ہذا
٩	قرآن چار حصوں میں نازل ہوا
١٠	سورہ فاتحہ — شیعہ کے حق میں آیت
١٠	سورہ بقرہ — علی، حمزہ، جعفر، عبیدہ بن حارث بن عبد المطلب کے حق میں آیت، رسول اللہ اور علی کی شان میں آیت
١١	علی کا چار درہم تصدق کرنا آیت یرید اللہ بکم الیسر اور انما ولیکم اللہ . کا علی کی شان میں نازل ہونا۔
١٢	جن آیتوں میں یا ایہا الذین آمنوا نازل ہوا علی اس میں امیر اور شریف ہیں
١٣	آیت الیوم اکملت کا علی کے حق میں خاص طور پر نازل ہونا غدیر خم پر آیت بلغ کا نازل ہونا، رسول اللہ کا اونٹوں کے پالانوں کا منبر بنا کر علی کی خلافت کا اعلان کرنا۔
١٤	آیت واستعینوا بالصبر . نبی اور علی کے حق میں نازل ہوئی

صفحہ	مضامین
٨٥	سورہ زخرف — جنت میں علی کے دوستوں کی عزت کی جائے گی۔
٩٣	سورہ احزاب — علی کی شادی کا ذکر
٩٦	سورہ محمد — لا تبطلوا کی تفسیر
٩٨	سورہ فتح — ابن عباس کا علی کے خصوصیات کا ذکر
	سورہ حجرات — امر اہل بیت بہت مشکل ہے۔ حجرات سے مراد کون ہیں۔ علی جیسا فرزند جننے سے عورتیں عاجز ہیں۔
١٠١	سورہ ق — رسول اللہ اور علی کافروں کو دوزخ میں ڈالیں گے۔ علی نے فرمایا میں جنت اور دوزخ کی تقسیم کرنے والا ہوں۔
٨٥	سورہ ذاریات — دستوں والے آسمان سے مراد کون ہیں۔
٩٩	سورہ طور — فاطمہ میدان حشر سے کس طرح گزریں گی۔ سب سے پہلے جنت میں کون داخل ہوں گے۔

صفحہ	مضامین
	سورہ مریم — آیت ود کی مفصل تشریح
	سورہ طہ — وانی لغفار لمن تاب کی تفسیر
	رسول اللہ کا خداوند عالم سے دعا کرنا کہ علی کو میرا وزیر بنا دے
	آیت اولی النہیٰ کی تفسیر
	سورہ انبیاء — یونس بن متی نے علی کی ولایت کا انکار کیا، خدا نے اس کو سزا کے طور پر مچھلی کے پیٹ میں ڈال دیا، دیگر واقعات
	ہر جمعہ کو شیعوں کے اعمال کا علی کی خدمت میں پیش ہونا۔
	سورہ حج — بعض آیات کی تفسیر
	آل محمد کی برکت سے ایک اندھی بڑھیا کی آنکھوں کا ٹھیک ہو جانا

شیعہ اور عقیدہ تحریفِ قرآن

۲۔ امام جعفر الصادقؑ سے منقول ہے:

خداوند قدوس نے قرآن میں سات افراد کے نام نازل کیے تھے قریش نے چھ نام مٹا دیے اور ایک ابولہب کا نام چھوڑ دیا۔[۱]

۳۔ ابن نباتہ کہتے ہیں کہ میں نے علیؑ سے سنا آپ فرماتے تھے:

میں عجمیوں کے ساتھ ان کے خیمے میں مسجد کوفہ میں تھا وہ لوگوں کو قرآن کی تعلیم ایسے دے رہے تھے جیسے وہ نازل کیا گیا تھا۔ تو میں نے عرض کی کہ اے امیر المومنین کیا ایسے نہیں جیسے نازل کیا گیا تھا؟ تو آپ نے فرمایا نہیں۔ اس سے ستر قریش اور ان کے آباؤ اجداد کے نام مٹا دیے گئے اور ابولہب کا نام ہی رہنے دیا گیا تاکہ اس سے رسولِ خداؐ کو تکلیف پہنچائی جا سکے کیونکہ وہ آپ کا چچا تھا۔[۲]

۴۔ ابوبصیر امام جعفر الصادقؑ سے نقل کرتے ہیں کہ یہ آیت یوں نازل ہوئی:

من یطع اللہ ورسولہ — فی ولایۃ علی والائمۃ من بعدہ — فقد فاز فوزاً عظیماً[۳]

۵۔ جناب منخل امام جعفر الصادقؑ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

جناب جبرئیل پیغمبر اسلامؐ پر یہ آیت یوں لے کر نازل ہوئے:

یاایھاالذین اوتوا الکتاب آمنوا بما نزلنا — فی علی — نوراً مبیناً[۴]

۶۔ عبداللہ بن سنان امام جعفر الصادقؑ سے نقل کرتے ہیں کہ یہ آیت ولقد عھدنا الی آدم من قبل کلمات نسی یوں نازل ہوئی تھی کہ ولقد عھدنا الی آدم من قبل کلمات — فی محمد وعلی وفاطمۃ والحسن والحسین والائمۃ من ذریتھم — فنسی۔[۵]

---

[۱] رجال کشی ص۲۴۷ بحار الانوار جلد ۹۲ ص۵۴

[۲] الغیبۃ النعمانی ص۳۱۸

[۳] اصول کافی جلد ۱ ص۴۱۴

[۴] اصول کافی جلد ۱ ص۴۱۷

[۵] اصول کافی جلد ۱ ص۴۱۶

شیعہ

اور

تحریفِ قرآن

تالیف

حجۃ الاسلام والمسلمین آقای علی میلانی مدظلہ

ترجمہ: محمد افضل حیدری

ناشر

مصباح القرآن ٹرسٹ

۱۰۔ گنگارام بلڈنگ، شاہراہِ قائدِ اعظم، لاہور

[illegible]

[illegible] کا عقیدہ

امت مسلمہ کا [illegible] عقیدہ [illegible] کہ قرآن پاک [illegible] مکمل کتاب ہے [illegible]
کیونکہ اس کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔ چنانچہ قرآن پاک میں [illegible] قیامت تک [illegible]
اگر یہ سمجھا جائے کہ قرآن پاک بھی پہلی کتب کی طرح تبدیلی اور ترمیم سے محفوظ نہیں [illegible]
طرح [illegible] کے پاس [illegible] محفوظ نہیں۔

قرآن پاک کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا [illegible]

القول

في البداء والمشيئة

أقول في معنى البداء ما يقوله المسلمون بأجمعهم في النسخ وأمثاله : من الإفقار بعد الإغناء والإمراض بعد الإعفاء والإماتة بعد الإحياء ، وما يذهب إليه أهل العدل خاصة من الزيادة في الآجال والأرزاق والنقصان منها بالأعمال ، فأما إطلاق لفظ البداء فإنّما صرت إليه بالسمع الوارد عن الوسائط بين العباد وبين الله عز وجل ، ولو لم يرد به سمع أعلم صحته ما استجزت إطلاقه كما أنّه لو لم يرد عليَّ سمع بأنّ الله تعالى يغضب ويرضى ويحب ويعجب لما أطلقت ذلك عليه سبحانه ، ولكنّه لما جاء السمع به صرت إليه على المعاني التي لا تأباها العقول ، وليس بيني وبين كافة المسلمين في هذا الباب خلاف ، وإنّما خالف من خالفهم في اللفظ دون ما سواه ، وقد أوضحت من علتي في إطلاقه بما يقصر معه الكلام ، وهذا مذهب الإمامية بأسرها ، وكل من فارقها في المذهب ينكره على ما وصفت من الإسم دون المعنى ولا يرضاه

القول

في تأليف القرآن وما ذكر قوم من الزيادة فيه والنقصان

أقول : إنّ الأخبار قد جاءت مستفيضة عن أئمة الهدى من آل محمد (ص) باختلاف القرآن وما أحدثه بعض الظالمين فيه من الحذف والنقصان ، فأما القول في التأليف فالموجود يقضي فيه بتقديم المتأخر وتأخير المتقدّم ومن عرف الناسخ والمنسوخ والمكي والمدني لم يرتب بما ذكرناه

وأما النقصان فإنّ العقول لا تحيله ولا تمنع من وقوعه ، وقد امتحنت مقالة من ادعاه وكلمت عليه المعتزلة وغيرهم طويلا فلم أظفر منهم بحجة

الأخبار ، فاللازم ، تحليلها سنداً ودلالة لا رمي القائل به بالخرافة .

السؤال الخامس : من هم القائلون بالتحريف وما هي أدلتهم؟ .

والجواب أن جماعة من المحدثين وحفظة الأخبار استظهروا التحريف بالنقيصة من الأخبار ، ولذلك ذهبوا الى التحريف بالنقصان .

وأولهم فيما أعلم علي بن ابراهيم في تفسيره ، فقد ورد فيه قال أبو الحسن علي بن ابراهيم الهاشمي القمي « فالقرآن منه ناسخ ومنسوخ ومنه منقطع ومنه معطوف ومنه حرف مكان حرف ومنه محرف ومنه على خلاف ما أنزل الله عز وجل .. الى أن قال . وأما ما هو محرف منه فهو قوله : ﴿ لكن الله يشهد بما أنزل إليك ﴾ في علي ، كذا أنزلت ﴿ أنزله بعلمه والملائكة يشهدون ﴾[1] . وقوله ﴿ يا أيها الرسول بلغ ما أنزل إليك من ربك ﴾ في علي ﴿ فإن لم تفعل فما بلغت رسالته ﴾[2] وقوله ﴿ إن الذين كفروا وظلموا ﴾ آل محمد حقهم ﴿ لم يكن الله ليغفر لهم ﴾[3] ﴿ وسيعلم الذين ظلموا ﴾ آل محمد حقهم ﴿ أيّ منقلب ينقلبون ﴾[4] . وقوله ﴿ ولو ترى ﴾ الذين ظلموا آل محمد حقهم ﴿ في غمرات الموت ﴾[5] . ومثله كثير نذكره في مواضعه[6] ، انتهى المقصود من كلامه ، ويظهر ذلك من الكليني حيث روى الأحاديث الظاهرة في ذلك ولم يعلق شيئاً عليها ، وذهب السيد الجزائري الى التحريف في شرحه على التهذيب وأطال البحث في ذلك في رسالة سماها ـ منبع الحياة ـ .

(١) سورة النساء ، الآية : ١٦٦ .
(٢) سورة المائدة ، الآية ٧٠
(٣) سورة النساء ، الآية ١٦٧
(٤) سورة الشعراء ، الآية ٢٢٧
(٥) سورة الأنعام ، الآية : ٩٣ وهي ﴿ ولو ترى إذ الظالمون في غمرات الموت ﴾ .
(٦) تفسير القمي ج١ ص٩ ـ ١٠ ـ ١١ .

لم يمت حتى يدرك القائم (عج) وإن قاله مئة مرة قضى الله له ستين حاجة ثلاثين من حاجات الدنيا وثلاثين من حاجات الآخرة.

الرابع: أن يقرأ سورة الرحمٰن بعد فريضة الصبح فيقول بعد **فَبِأَيِّ آلاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ**: لا بِشَيءٍ مِنْ آلائِكَ رَبِّ أُكَذِّبُ.

الخامس: قال الشيخ الطوسي رحمه الله: من المسنون بعد فريضة الصبح يوم الجمعة أن يقرأ التوحيد مئة مرة، ويصلّي على محمد وآل محمد مئة مرة، ويستغفر مئة مرة، ويقرأ سور النساء وهود والكهف والصّافات والرحمٰن.

السادس: أن يقرأ سورة **الأحقاف والمؤمنون**، فعن الصادق (ع) أنه قال: «من قرأ كل ليلة من ليالي الجمعة أو كل يوم من أيامها سورة **الأحقاف** لم يصبه الله بروعة في الحياة الدنيا، وآمنه من فزع يوم القيامة إن شاء الله». وقال أيضاً: «من قرأ سورة **المؤمنون** ختم الله له بالسعادة إذا كان يدمن قراءتها في كل جمعة وكان منزله الفردوس الأعلى مع النبيين والمرسلين».

السابع: أن يقرأ سورة **قل يا أيها الكافرون** قبل طلوع الشمس عشر مرات، ثم يدعو ليستجاب دعاؤه، وروي أن الإمام زين العابدين عليه السّلام كان إذا أصبح الصباح يوم الجمعة أخذ في قراءة آية **الكرسي** إلى الظهر، ثم إذا فرغ من الصلاة أخذ في قراءة سورة **إنا أنزلناه**، واعلم أن لقراءة آية **الكرسي** على التنزيل[1] في يوم الجمعة فضلاً كثيراً.

الثامن: أن يغتسل وذلك من (وكيد) أكيد السنن... وروي عن النبي صلّى الله عليه وآله أنه قال لعليّ عليه السّلام: «يا علي اغتسل في كل جمعة ولو أنك تشتري الماء بقوت يومك وتطويه، فإنه ليس شيء من التطوع أعظم منه». وعن الصادق صلوات الله وسلامه عليه أنه قال: «من اغتسل يوم الجمعة فقال: **أشهد**

---

(١) عن العلامة المجلسي آية الكرسي على التنزيل على رواية علي بن إبراهيم والكليني هي ﴿اللهُ لا إلهَ إلّا هُوَ الحيُّ القيُّومُ لا تأخُذُهُ سِنَةٌ ولا نَومٌ لَهُ ما في السّماواتِ وما في الأرضِ وما بينهما وما تحت الثرى عالم الغيب والشهادة الرحمن الرحيم مَن ذا الذي إلى هُم فيها خالدون﴾

قراءة أُبيّ

٢٨ ـ عليّ بن الحكم، عن هشام بن سالم، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إنّ

الحديث الثامن و العشرون: موثق. و في بعض النسخ عن هشام بن سالم موضع هارون بن مسلم، فالخبر صحيح ولا يخفى ان هذا الخبر و كثير من الأخبار الصحيحة صريحة في نقص القرآن و تغييره، و عندي انّ الأخبار في هذا الباب متواترة معنى، و طرح جميعها يوجب رفع الاعتماد عن الأخبار رأساً، بل ظني ان الأخبار في هذا الباب لا يقصر عن أخبار الامامة فكيف يثبتونها بالخبر

فان قيل: انّه يوجب رفع الاعتماد على القرآن لانّه إذا ثبت تحريفه ففي كلّ آية يحتمل ذلك و تجويزهم عليهم السلام على قراءة هذا القرآن و العمل به متواتر معلوم اذ لم ينقل من أحد من الاصحاب ان أحداً من ائمتنا اعطاه قرآناً أو علمه قراءة، و هذا ظاهر لمن تتبع الاخبار. و لعمري كيف يجترؤن على التكلفات الركيكة في تلك الأخبار مثل ما قيل في هذا الخبر: ان الآيات الزائدة عبارة عن الأخبار القدسية أو كانت التجزئة بالآيات اكثر و في خبر لم يكن ان الاسماء كانت مكتوبة على الهامش على سبيل التفسير والله تعالى يعلم و قال السيد حيدر الآملي في تفسيره: اكثر القراء ذهبوا إلى انّ سور القرآن بأسرها مائة و أربعة عشر سورة و إلى انّ آياته ستة آلاف و ستمائة و ست و ستون آية و إلى انّ كلماته سبعة و سبعون الفا و اربعمائة و سبع و ثلاثون كلمة، و إلى ان حروفه ثلاثمائة الف و اثنان و عشرون الفا و ستمائة و سبعون حرفا و إلى ان فتحاته ثلاثة و تسعون الفا و مائتان و ثلاثة و اربعون فتحة، و إلى ان ضمّاته اربعون الفا و ثمان مائة و أربع ضمّات و إلى ان كسراته تسع و ثلاثون الفاً و خمسمائة و ستة و ثمانون كسرة، و إلى ان تشديداته تسعة عشر الفا و مائتان و ثلاثه و خمسون تشديدة، و إلى انّ مدّاته الف و سبعمائة و أحد و سبعون مدّة و إلى انّ همزاته ثلاث آلاف و مائتان و ثلاث و سبعون همزة

عن الحلبي ، عن أبي بصير قال : دخلت على أبي عبدالله عليه السلام فقلت له : جعلت فداك إنّي أسألك عن مسألة ، ههنا أحدٌ يسمع كلامي[1] ؟ قال : فرفع أبو عبدالله عليه السلام ستراً بينه وبين بيت آخر فاطّلع فيه ثمّ قال : يا أبا محمّد سل عمّا بدا لك ، قال : قلت : جعلت فداك إنّ شيعتك يتحدّثون أنّ رسول الله صلى الله عليه وآله علّم عليّاً عليه السلام باباً يفتح له منه ألف باب ؟ قال : فقال : يا أبا محمّد علّم رسول الله صلى الله عليه وآله عليّاً عليه السلام ألف باب يفتح من كلّ باب ألف باب قال : قلت : هذا والله العلم قال : فنكت ساعة في الأرض ثمّ قال : إنّه لعلم وما هو بذاك .

قال : ثمّ قال : يا أبا محمّد ! وإنّ عندنا الجامعة وما يدريهم ما الجامعة ؟ قال : قلت : جعلت فداك وما الجامعة ؟ قال : صحيفة طولها سبعون ذراعاً بذراع رسول الله صلى الله عليه وآله وإملائه[2] من فلق فيه وخطّ عليّ بيمينه ، فيها كلّ حلال وحرام وكلّ شيء يحتاج الناس إليه حتّى الأرش في الخدش وضرب بيده إليّ فقال : تأذن لي[3] يا أبا محمّد ؟ قال : قلت : جعلت فداك إنّما أنا لك فاصنع ما شئت ، قال : فغمزني بيده وقال : حتّى أرش هذا ـ كأنّه مغضب ـ قال : قلت : هذا والله العلم[4] قال إنّه لعلم وليس بذاك .

ثمّ سكت ساعة ، ثمّ قال : وإنّ عندنا الجفر وما يدريهم ما الجفر ؟ قال قلت : وما الجفر ؟ قال : وعاء من أدم فيه علم النبيّين والوصيّين ، وعلم العلماء الذين مضوا من بني إسرائيل ، قال قلت : إنّ هذا هو العلم ، قال : إنّه لعلم وليس بذاك .

ثمّ سكت ساعة ثمّ قال : وإنّ عندنا لمصحف فاطمة عليها السلام وما يدريهم ما مصحف فاطمة عليها السلام ؟ قال : قلت : وما مصحف فاطمة عليها السلام ؟ قال : مصحف فيه مثل قرآنكم هذا ثلاث مرّات ، والله ما فيه من قرآنكم حرف واحد ، قال : قلت : هذا والله العلم قال : إنّه لعلم وما هو بذاك .

(١) استفهام به يشعر على أن مسؤوله أمر ينبغي صونه عن الأجنبي . (في)
(٢) على المصدر والإضافة والضمير للرسول عطف على الظرف مصاحبة أو في الكلام حذف أي كتب بإملائه . من فلق فيه أي شق فمه (في)
(٣) تأذن لي أي في غمزي إياك بيدي حتى تجد الوجع في بدنك . والأرش الدية . (في)
(٤) يحتمل الاستفهام والحكم . وليس بذاك أي ليس بالعلم الكامل الذي هو أشرف علومنا (في)

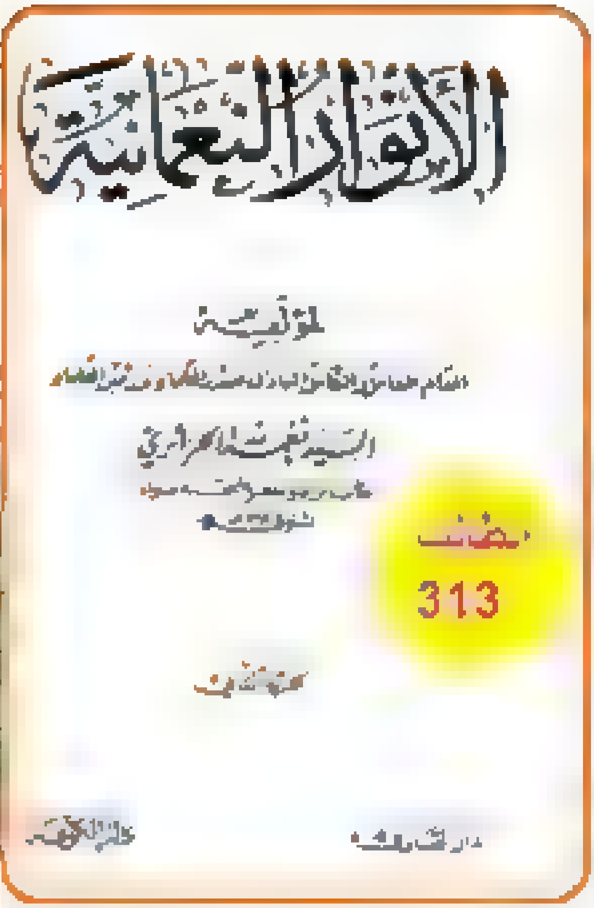

يعني ... نه فلم لا يجوز خروج مثل هذا

لكلام من ا ... ا اشارة الى ما نقلنا عن بعضهم

من قوله ليس ... ن هذا هو الالحاد المحض والكفر

الصريح وقد

الاول ... القرائت بواحدة من القرائت

السبع المتواتر

قدس الله ر

ارسلة واح

دن انكل مر

عنى هل هذ

الالهي وكذ

ولذكرها هـ ... ن وجود

الاول ... حراثة نقلوا انه قد كان لكل قار راويان يرويان عنه القرائة وربما اختلفوا في الرواية عنه كثيرا نعم قد اشتهرت رواية الرأيين في لاعصار المستقلة وبلغت حد التواتر مع ان من شروطه استواء الطبقات كلها في وجود التواتر

الثاني سلمت تواترها عن اربابها لكنه لا يجدي نفعا وذلك انهم آحاد من مخالفينا قد استبدوا بهذه القرائة وتصرفوا فيها وحملوها كما لهم كما جعل سيبويه والخليل النحو فا لهم وتصرفوا فيه على مقتضى عقولهم، وفرقوا في مسائل المذاهب ومن هذا ترى القراء لم يسندوا قراءتهم الى اهل البيت عليهم السلام وربما اسندوها في بعض الاوقات اليهم لكي يكون من باب ان جاءكم فاسق بنبأ الاية.

الثالث ان تسليم تواترها عن الوحي الالهي وكون الكل قد نزل به الروح الامين يفضي الى طرح الاخبار المستفيضة بل المتواترة الدالة بصريحها على وقوع التحريف في القرآن كلاما ومادة واعرابا مع ان اصحابنا رضوان الله عليهم قد اطبقوا على صحتها والتصديق بها نعم قد خالف فيها المرتضى والصدوق والشيخ الطبرسي وحكموا بأن ما بين دفتي هذا المصحف هو القرآن المنزل لا غير ولم يقع فيه تحريف ولا تبديل ومن هنا ضبط شيخنا الطبرسي (ره) آيات القرآن واجزائه فروى عن النبي ﷺ ان جميع سور القرآن مائة واربع عشرة سورة وجميع آيات القرآن ستة آلاف آية ومائتا آية وست وثلاثون آية وجميع حروف القرآن ثلثمائة الف حرف واحدى وعشرون الف حرف ومائتان وخمسون حرفا.

كتاب الله سبحانه أمرني رسول الله (ص) ان أعرضه اليكم لقيام الحجة عليكم يوم العرض بين يدي الله تعالى فقال له فرعون هذه الامة ونمرودها لسنا محتاجين الى قرآنك فقال لقد أخبرني حبيبي محمد (ص) بقولك هذا وانما أردت بذلك تمام الحجة عليكم فرجع امير المؤمنين (ع) به الى منزله وهو يقول لا اله الا أنت وحدك لا شريك لك لاراد لما سبق في علمك ولا مانع لما اقتضته حكمتك فكن أنت الشاهد لي عليهم يوم العرض عليك فنادى ابن ابي قحافة بالمسلمين وقال لهم كل من عنده قرآن من آية او سورة فليأت بها فجاءه أبو عبيدة ابن الجراح وعثمان وسعد ابن ابي وقاص ومعاوية ابن ابي سفيان وعبدالرحمن بن عوف وطلحه بن عبدالله وابو سعيد الخدري وحسان ابن ثابت وجماعات المسلمين وجمعوا هذا القرآن وأسقطوا ما كان فيه من المثالب التي صدرت منهم بعد وفاة سيد المرسلين فلهذا ترى الايات غيرمرتبطة والقرآن الذي جمعه امير المؤمنين (ع) بخطه محفوظ عند صاحب الامر (ع) فيه كل شيء حتى ارش الخدش وأما هذا القرآن فلا شك ولا شبهة وانما كلام الله سبحانه هكذا صدر عن صاحب الامر (ع) قال الشيخ الفاضل علي ابن فاضل وتقلت عن السيد شمس الدين حفظه الله مسائل كثيرة تنوف على تسعين مسألة وهي عندي جمعتها في مجلد وسميتها بالفوائد الشمسية ولا أطلع عليها الا الخاصة من المؤمنين وستراه ان شاء الله علمه كانت الجمعة الثانية وهي الوسطى من جمع الشهر وفرغنا من الصلاة وجلس السيد سلمه الله في مجلس الافادة للمؤمنين واذا أنا اسمع هرجا ومرجا وجزلة عظيمة خارج المسجد فسألت من السيد عما سمعته فقال لي ان امراء عسكرنا يركبون في كل جمعة من وسط كل شهر وينتظرون الفرج فاستأذنته في النظر اليهم فاذن

[illegible]

وأشفقن منها، وحملها الإنسان الأوّل[1] إنّه كان ظلوماً جهولاً.[2] كذا في تفسير عليّ بن إبراهيم قدّس الله روحه.[3] فالمراد من الولاية كونه والياً، أي حاكماً «بحطه».

معنى الإيمان والكفر الاعتراف والجحود «عنوان».

قوله: (بالذرّ) [ح ١٠٩٢/٥] أي عهد يوم الميثاق «بحطه».

قال: (هم الأئمّة عليهم السلام) [ح ١٠٩٤/٧] المودّة في القربى هم الأئمّة عليهم السلام. «عنوان».

قوله: (هكذا نزلت) [ح ١٠٩٥/٨] إسقاط بعض القرآن «عنوان».

قوله: (ولم يجز طاعتهم) [ح ١٠٩٧/١٠] أي لم يتخلّف عن طاعتهم «بحطه».

● قوله: (أصحابهم وأهل ولايتهم) [ح ١١٠١/١٤] يعني، هم أخذوا الأمر بالمكر والغصب، ثمّ تبعهم حصلوا لهم شرعاً من كتاب الله تعالى «أمين».

● قوله: (﴿لَتَرْكَبُنَّ طَبَقاً عَن طَبَقٍ﴾) [ح ١١٠١/١٧] أي مذهباً بعد مذهب. تفسير عليّ بن إبراهيم[4]. «بحطه».

قوله: (قال: من بلغ أن يكون إماماً) إلخ [ح ١١٠٨/٢١] استنباط القرآن من الأحكام[5] شغلي وشغل أوصيائي. «عنوان».

قوله: (هكذا والله نزلت) إلخ [ح ٢٢/[illegible]] إسقاط بعض القرآن «عنوان».

قوله: (من عليّ) [ح ٢٥/[illegible]] من ولايته «بحطه».

مواضع من إسقاط القرآن. «عنوان».

قوله: (قال: ولايتهم) [ح ١١١٧/٣٠] أي الخلفاء الجائرين. «بحطه».

نسخة بدل: قال ولاية شَنَوِيّة «بحطه». شَنُوءَة العقرب، وتدخلها أل. «ق»[6] السنة

---

١. في المصدر بدل «الأوّل»: «أبي فلان».
٢. نقلها عنه المولى صالح المازندراني في شرحه، ج ٧، ص ٥٢.
٣. تفسير عليّ بن إبراهيم، ج ٢، ص ١٩٨.
٤. تفسير عليّ بن إبراهيم ج ٢، ص ٤١٣.
٥. الصواب: استنباط الأحكام من القرآن. وفي النسخة كتب عليها لفظة «كذا».
٦. القاموس، ج ٤، ص ٥٠٨ (شنا).

كتيبة درع الاسلام

من وغر صدور القوم ، و بغضهم لله و لرسوله و لأهل بيت نبيّه صلى الله عليه وآله ، فانطلقوا بأجمعكم إلى الرّجل فعرّفوه ما سمعتم من قول رسولكم صلى الله عليه وآله ليكون ذلك أوكد للحجّة ، و أبلغ للعذر ، و أبعد لهم من رسول الله صلّى الله عليه و آله و سلّم إذا وردوا عليه .

فسار القوم حتّى أحدقوا بمنبر رسول الله صلى الله عليه وآله و كان يوم الجمعة ، فلمّا صعد أبوبكر المنبر قال المهاجرون للأنصار تقدّموا فتكلّموا ، و قال الأنصار للمهاجرين بل تكلّموا أنتم ! فإنّ الله عزّ و جلّ أدناكم في كتابه إذ قال الله : لقد تاب الله بالنّبي على المهاجرين و الأنصار ، قال أبان : فقلت له : يا ابن رسول الله إنّ العامّة لا تقرأ كما عندك ، فقال : و كيف تقرأ يا أبان ؟ قال : قلت : إنّها تقرء : لقد تاب الله على النّبيّ و المهاجرين و الأنصار ، (١) فقال : ويلهم و أيّ ذنب كان لرسول الله صلى الله عليه وآله حتّى تاب الله عليه منه ، إنّما تاب الله به على أمّته .

فأوّل من تكلّم به خالد ...
الأنصار ، و روى أنّهم كانوا ...
بكر و هم يومئذ أعلام مسجد ...

الادعوتهم الى نفسك و صحبت ا...
رسول الله فلم يجبك منهم الا ا...

(١) براءة ١١٧

(٢) قال ابن الاثير في أ...
مناف بن قصي القرشي الاموي ...
بعثه رسول الله عاملا على صدقا...
و هو عليها و لم يزل عامله و ...
حتى توفى رسول الله فرجعوا ...
بالعمل من عمال رسول الله ار...
لاحد بعد رسول الله أبداً . كا...

كما صرح [illegible] في مواضع كثيرة من العبارة [illegible] التي [illegible]

بهذا النحو من التأليف كما ان الاحتجاج بها وجه بان السنة الجارية [illegible]

في نحو خمس القرآن بعد هذه القصة وتقدم في المقدمة الثالثة ذكر الكتاب

من القدماء المصنفين كتاب التحريف او كتاب التحريف والتبديل او [illegible] من الاعلام

كان من [illegible] الكتاب [illegible] ومنهم [illegible] لا [illegible]

من اهل الكتاب لقوله قبل ذلك كل [illegible] اتقوا منهم على الكتاب [illegible]

[illegible] وكان من [illegible] وقوله [illegible] لم [illegible]

الكتاب [illegible] ثم ان الظاهر من المفسرين [illegible] والنحو [illegible]

بين [illegible] الامور [illegible] الاخبار [illegible] على الاداب [illegible]

والوجه في [illegible] المصطلح عليها بينهم [illegible]

[illegible] من غير [illegible] العمل [illegible] الرجوع اليه [illegible]

هذا [illegible] لا [illegible] ولا [illegible] الا [illegible]

[illegible] اوالا بان [illegible] هذا [illegible] القرآن لا [illegible]

[illegible] ولا [illegible] في [illegible] الظاهر

[illegible] ملتزم كونها [illegible] الرتبة والاجمال [illegible]

[illegible] المذكورة [illegible]

على [illegible] هذا [illegible] ان [illegible] لا [illegible]

[illegible] ولكن [illegible]

تكون هو [illegible] المذكورة لا الاصل [illegible] الدليل الحادي

عشر الاخبار الواردة [illegible] القرآن الا [illegible] الكلمات [illegible]

[illegible] وهي كثيرة [illegible] الشيخ [illegible] في بعض [illegible]

الاخبار [illegible]

[illegible]

www.fnoor com

٢٨ ٣٥٩٦

٢٩ ٣٥٩٧

حضرت صادق (ع) فرمود: قرآنی که جبرئیل برای محمد صلی الله علیه واله وسلم آورد هفت هزار آیه بوده است

أبو الفتح الحفار(١) بالإسناد عن جابر وابن عباس أنه سأل النبيّ (ص) عن قوله تعالى ﴿ وعد الله الذين آمنوا وعملوا الصالحات منهم مغفرة وأجراً عظيماً ﴾ [الفتح ٢٩] قال : إذا كان يوم القيامة عقد لواء من نور أبيض ، ونادى منادٍ ليقم سيد المؤمنين ومعه الذين آمنوا بعد بعث محمد (ص) ، فيقوم علي فيعطى اللواء من النور الأبيض بيده تحته جميع السابقين الأولين من المهاجرين والأنصار ، لا يخالطهم غيرهم حتى يجلس على منبر من نور رب العزة ، الخبر .

المنتهى في الكمال عن ابن طالب قال النبيّ (ص) : آدم ومن دونه تحت لوائي يوم القيامة ، فإذا حكم الله بين العباد أخذ أمير المؤمنين اللواء وهو على ناقة من نوق الجنة ينادي لا إله إلا الله محمد رسول الله ، والخلق تحت اللواء إلى أن يدخلوا الجنة .

اعتقاد أهل السنة جابر بن سمرة قال : يا رسول الله من يحمل رايتك يوم القيامة ؟ قال : ومن عسى يحملها يوم القيامة إلا من كان يحملها في الدنيا عليّ بن أبي طالب .

الأربعين عن الخطيب والفضائل عن أحمد في خبر قال النبيّ (ص) : أنا وجميع خلق الله مستظلون بظل لوائي يوم القيامة ، طوله مسيرة ألف سنة ، سنانه ياقوتة حمراء ، قصبه فضة بيضاء ، زجه درة خضراء ، له ثلاث ذوائب من نور ، ذؤابة في المشرق وذؤابة في المغرب والثالثة وسط الدنيا مكتوب عليه ثلاثة أسطر : الأول (بسم الله الرحمن الرحيم) والثاني (الحمد لله رب العالمين) والثالث (لا إله إلا الله محمد رسول الله) طول كل سطر مسيرة ألف سنة ، وعرضه مسيرة ألف سنة ، وتسير بلوائي - يعني علياً - والحسن عن يمينك والحسين عن يسارك ، ثم تقف بيني وبين إبراهيم في ظل العرش ، ثم تكسى حلة خضراء من الجنة ، ثم ينادي منادٍ من تحت العرش : نعم الأب أبوك إبراهيم ونعم الأخ أخوك عليّ .

وأخبرني أبو الرضا الحسني الراوندي(٢) بإسناده عن النبيّ (ص) : إذا كان

(١) أبو الفتح الحفار : هو هلال بن محمد بن جعفر بن سعدان الحفار ، محدث ، من أهل بغداد ، سمع من أبي بكر الشافعي والخطيب البغدادي توفي في ٣ صفر ٤١٤ هـ من آثاره جزء في حديث
(معجم المؤلفين ١٣ : ١٥٤)

(٢) أبو الرضا الراوندي : هو السيد الأجل ضياء الدين فضل الله بن علي بن عبيد الله الحسني الراوندي الكاشاني ، أستاذ أئمة عصره ، له مصنفات [illegible] ضوء الشهاب [illegible] القطب الراوندي
(الكنى والألقاب ١ : ٣٥)

شیعہ اور عقیدہ تحریف قرآن

ترجمہ ڈسکرپشن میں — شیعہ عقیدہ: اصل قرآن امام مہدی کے ظہور تک نظر نہیں آئے گا (معاذ اللہ)

وتصحيح ان هذا القول انما صدر منهم لاجل مصالح كثيرة منها سد باب الطعن عليها بأنه اذا جاز هذا في القرآن فكيف جاز العمل بقواعده واحكامه مع جواز لحوق التحريف لها، وسيأتي الجواب عن هذا، كيف وهؤلاء الاعلام رووا في مؤلفاتهم اخبارا كثيرة تشتمل على وقوع تلك الامور في القرآن وان الآية هكذا انزلت ثم غيرت الى هذا.

الرابع انه قد حكى شيخنا الشهيد طاب ثراه عن جماعة من القراء انهم قالوا ليس المراد بتواتر السبع والعشر ان كل ما ورد من هذه القراءات متواتر بل المراد انحصار المتواتر الآن فيما نقل من هذه القراءات فان بعض ما نقل عن السبعة شاذ فضلا عن غيرهم فاذا اعترف القراء بمثل هذا فكيف ساغ لنا الحكم على هذه القراءات كلها بالتواتر كما قاله العلامة في كتاب المنتهى وكيف ظهرت لنا القراءة المتواترة حتى نقرأ بها في الصلوة، وكيف حكمنا بأن الكل قد نزل به الروح فان هذا القول منهم رجوع عن التواتر.

الخامس انه قد استفاض في الاخبار ان القرآن كما انزل لم يؤلفه الا امير المؤمنين عليه السلام بوصية من النبي صلى الله عليه وآله فبقي بعد موته ستة اشهر مشتغلا بجمعه فلما جمعه كما انزل اتى به الى المتخلفين بعد رسول الله صلى الله عليه وآله فقال لهم هذا كتاب الله كما انزل فقال له عمر بن الخطاب لا حاجة بنا اليك ولا الى قرآنك عندنا قرآن كتبه عثمان فقال لهم علي عليه السلام لن تروه بعد هذا اليوم ولا يراه احد حتى يظهر ولدي المهدي عليه السلام وفي ذلك القرآن زيادات كثيرة وهو خال من التحريف وذلك ان عثمان قد كان من كتاب الوحي لمصلحة رآها صلى الله عليه وآله وهي ان لا يكذبوه في امر القرآن بأن يقولوا انه مفترى او انه لم ينزل به الروح الامين كما قاله اسلافهم بل قالوه ايضا وكذلك جعل معاوية من الكتاب قبل موته بستة اشهر لمثل هذه المصلحة ايضا وعثمان

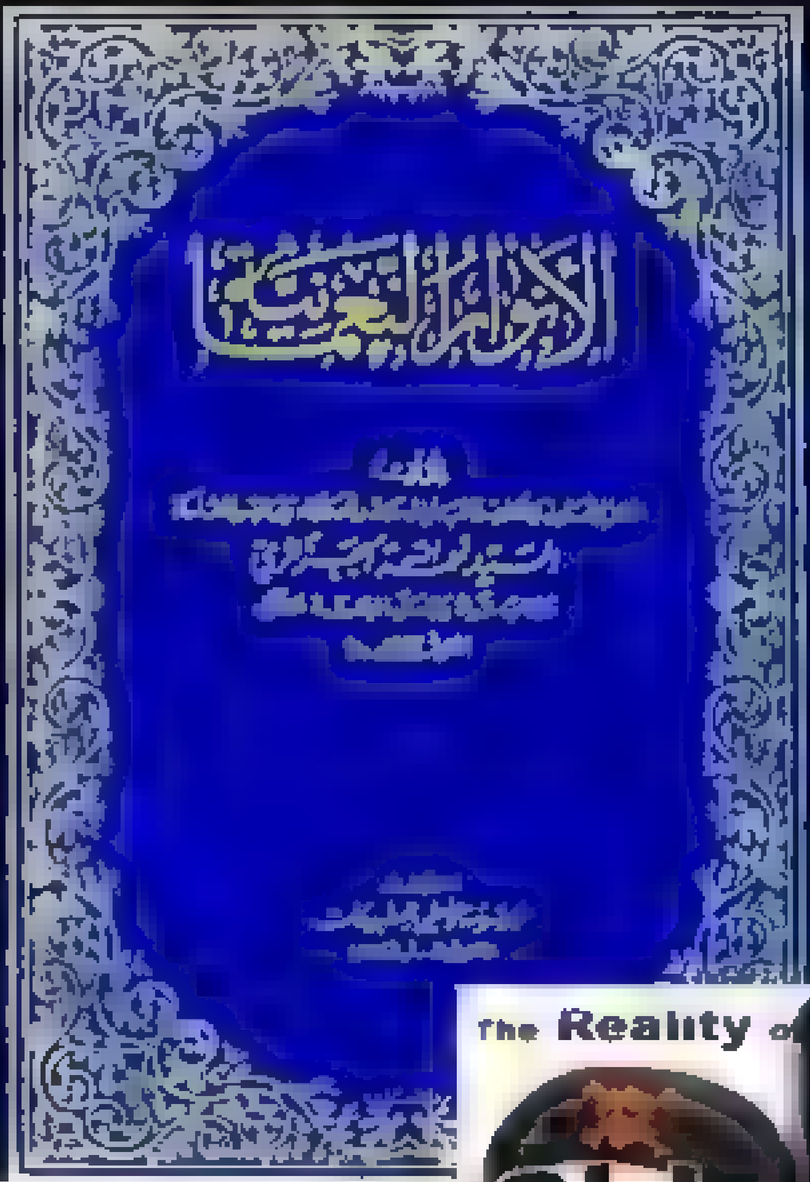

The Reality of Shia

facebook.com/TheRealityOfShiaRafidha

٢٧ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن عبد الله بن فرقد و معلّى بن خنيس قالا : كنّا عند أبي عبدالله عليه السلام ومعنا ربيعة الرَّأي فذكرنا فضل القرآن فقال أبو عبد الله عليه السلام : إن كان ابن مسعود لايقرأ على قراءتنا فهو ضالٌّ ، فقال ربيعة: ضالٌّ ؟ فقال : نعم ضالٌّ ، ثمّ قال أبوعبدالله عليه السلام : أمّا نحن فنقرأ على قراءة أُبيّ (١)

٢٨ ـ عليّ بن الحكم ، عن هشام بن سالم (٢) ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : إنَّ القرآن الّذي جاء به جبرئيل عليه السلام إلى محمّد صلى الله عليه وآله سبعة عشر ألف آية (٣).

تمّ كتاب فضل القرآن بمنه وجوده

[ويتلوه كتاب العشرة]

(١) يدل على أن قراءة ابي بن كعب أصح القراءات عندهم عليهم السلام
(٢) في بعض النسخ [هارون بن مسلم] مكان هشام
(٣) هذا مشهور اليوم بين الناس أن القرآن ستة آلاف وستمائة وستون آية و روى الطبرسي (ره) في المجمع عن النبي صلى الله عليه و آله أن القرآن ستة آلاف و مائتان و ثلاث وستون آية ، ولعل الاختلاف من قبل تحديد الآيات

ح١

[redacted] ثمّ ادفع فمه بالسريانيّة فلا والله (١) ما رأينا قسّاً
[redacted] ثمّ فسّر لنا بالعربيّة ، فقال : كان يقول في سجوده :
[redacted] حرّي (٣) ، أتراك معذّبي وقد عفّرت لك في التراب
[redacted] لك المعاصي ، أتراك معذّبي وقد أسهرت لك ليلي ،
[redacted] ع رأسك فانّي غير معذّبك قال : فقال إن قلت :
[redacted] عدلك وأنت ربّي ؟ [قال] : فأوحى الله إليه أن ارفع
[redacted] إذا وعدت وعداً وفيت به .

[redacted]

@fnoorcom

﴿ باب ﴾

﴿ انه لم يجمع القرآن كله الا الائمة عليهم السلام وانهم ﴾
﴿ يعلمون علمه كله ﴾

١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن محبوب ، عن عمرو بن أبي المقدام عن جابر قال : سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول : ما ادّعى أحدٌ من الناس أنّه جمع القرآن كلّه كما اُنزل إلاّ كذّاب ، وما جمعه وحفظه كما نزّله الله تعالى إلاّ عليّ بن أبي طالب عليه السلام والأئمّة من بعده عليهم السلام .

٢ ـ محمّد بن الحسين ، عن محمّد بن الحسن ، عن محمّد بن سنان ، عن عمّار بن مروان عن المنخّل (٤) ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام أنّه قال : ما يستطيع أحدٌ أن يدّعي أنّ عنده جميع القرآن كلّه ظاهره وباطنه غير الأوصياء (٥) .

---

(١) ادفع فيه اي شرع « فلا والله » في بعض النسخ [فوالله]

(٢) القس بالفتح رئيس النصارى في العلم كالقسيس والقاتيق يكون فوقه ويطلق على عالمهم (في)

(٣) الهاجرة : نصف النهار حين يستكن الناس في بيوتهم كأنهم قد تهاجروا شدة الحر (في)

(٤) المنخل بضم الميم وفتح النون وتشديد المعجمة المفتوحة وربما يقرء منخل بسكون النون وتخفيف الخاء (آت)

(٥) قوله عليه السلام : « ان عنده القرآن كله الخ » الجملة وإن كانت ظاهرة في لفظ القرآن ومشعرة بوقوع التحريف فيه لكن تقييدها بقوله : ظاهره وباطنه يفيد أن المراد هو العلم بجميع القرآن من حيث معانيه الظاهرة على الفهم العادي ومعانيه المستبطنة على الفهم العادي وكذا قوله في الرواية السابقة : « وما جمعه وحفظه الخ » حيث قيد الجمع بالحفظ فافهم (الطباطبائي)

[illegible]

٣٨٤ و٣٨٥ و٣٨٦ – موسى السواق ومحمد بن موسى الشريقي وعلي ابن حسكة

قال نصر بن الصباح: موسى السواق له أصحاب علياوية يغلون في [illegible] محمد رسول الله، وعلي بن حسكة [illegible] القمي كان أستاذ القاسم الشعراني [illegible] ومحمد بن موسى الشريقي كانا من تلامذة علي بن حسكة، [illegible] الله. وذكر الفضل بن شاذان في بعض كتبه [illegible] المشهورين علي بن حسكة.

[illegible]

الحدبث

بعضهم اكتفى بالعلامة (ع) وما ذكرناه انسب.

ـستقلين من أصلاب الطاهرين إلى أرحام المكرمين مبدء. وأجمعوا على أن عمة ابا طالب ـة بنت وهب كانت على التوحيد، وأنها تحشر ـي[١] هذا القول جميع الفرق ممن سميناه بدء.

١٠ـ القول في الرجعة والبداء و تأليف القرآن

واتفقت الإمامية على وجوب رجعة كثير من الأموات إلى الدنيا قبل يوم القيمة و إن كان بينهم في معنى الرجعة اختلاف واتفقوا على إطلاق لفظ «البداء» في وصف الله تعالى و أن ذلك[٢] من جهة السمع دون القياس واتفقوا على أن أئمة الضلال خالفوا في كثير من تأليف القرآن، وعدلوا فيه عن موجب التنزيل و سنة النبي (ص). وأجمعت المعتزلة والخوارج والزيدية والمرجئة وأصحاب الحديث على خلاف الإمامية في جميع ما عددناه

١١ـ القول في الوعيد

واتفقت الإمامية على أن الوعيد بالخلود في النار متوجه إلى الكفار خاصة دون مرتكبي الذنوب من أهل المعرفة بالله تعالى والإقرار بفرائضه من أهل الصلوة، و وافقهم على هذا القول كافة المرجئة سوى محمد بن شبيب و أصحاب الحديث قاطبة وأجمعت المعتزلة على خلاف ذلك وزعموا أن الوعيد

١ـ في ذلك القول الف.

الثاني أنّ المقام يقتضي المدح والتشريف لمن نزلت الآية فيه ، حيث جلّلهم بالكساء ولم يدخل فيه غيرهم ، وخصّصهم بدعائه فقال : اللّهمّ هؤلاء أهل بيتي وحامّتي ، على ما سبق في الأخبار ، وكذا التأكيد والآية حيث أعاد التطهير بعد بيان إذهاب الرجس ، والمصدر بعده مو ... في قوله تعالى « ليذهب ... كم جلع لكرامه » انتهى

الثالث أنّ ... النبيّ لهم وأن يعطيه ما وع... يريد ذلك منهم ويكلّمهم ... الحقيقة ردّاً ادّعوته ...

وأجاب ... آية نزلت فيهم من المراد ... يرد عليه أنّ هذا المنع ... مسموع وأمّا السند(٢) ... أنّ ترتيب القرآن ال... مع أنّه روى البخاري(٣) ... ة بن زيد ابن ثابت أنّه ... من المصحف قد كنت أسمع رسول الله يقرء بها ، فالتمسناها فوجدناها مع خزيمة بن ثابت الأنصاريّ « من المؤمنين رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه » فألحقناها في سورتها من المصحف ، فلعلّ آية التطهير أيضاً وضعوها في موضع زعموا أنّها تناسبه ، أو أدخلوها في سياق مخاطبة الزوجات لبعض مصالحهم الدنيويّة ، وقد ظهر من الأخبار عدم ارتباطها بقصّتهن ، فالاعتماد في هذا الباب على النظم والترتيب ظاهر البطلان .

(١) مفاتيح الغيب ٦ : ٦١٥ .
(٢) كذا في النسخ وهو تصحيف والصحيح : وأما النسق . راجع ص ٢٣٥ س ١٧ و ص ١٩١ (ب)
(٣) صحيح البخاري ٣ : ١٤٠ .

البرهان في علوم القرآن

للإمام بدر الدين محمد بن عبد الله الزركشي

تحقيق

محمد أبو الفضل إبراهيم

الجزء الأول

مكتبة
دار التراث
٢٢ شارع الجمهورية - القاهرة

أن زياد بن أبي سفيان أمر أبا الأسود أن ينقط المصاحف. وذكر الجاحظ في كتاب "الأمصار" أن نصر بن عاصم أول من نقط المصاحف، وكان يقال له: نصر الحروف.

وأما وضع الأعشار فقيل: إن المأمون العباسي أمر بذلك. وقيل: إن الحجاج فعل ذلك.

واعلم أن عدد سور القرآن العظيم باتفاق أهل الحل والعقد مائة وأربع عشرة سورة، كما هي في المصحف العثماني، أولها الفاتحة وآخرها الناس. وقال مجاهد: وثلاث عشرة بجعل الأنفال والتوبة سورة واحدة لاشتباه الطرفين، وعدم البسملة. ويرده تسمية النبي صلى الله عليه وسلم كلا منهما. وكان في مصحف ابن مسعود اثنا عشر، لم يكن فيها المعوذتان؛ لشبهة الرقية، وجوابه رجوعهم إليهم، وما كتب الكل. وفي مصحف أبي ست عشرة، وكان دعاء الاستفتاح والقنوت في آخره كالسورتين، ولا دليل فيه لموافقتهم؛ وهو دعاء كتب بعد الختمة.

وعدد آياته في قول علي رضي الله عنه: ستة آلاف ومائتان وثماني عشرة. وعطاء: ستة آلاف ومائة وسبع وسبعون. وحميد: ستة آلاف ومائتان واثنتا عشرة. وراشد: ستة آلاف ومائتان وأربع.

وقال حميد الأعرج[1]: نصفه (شيئا نكرا)[2] في الكهف، وقيل: عين (تستطيع)[3]، وقيل: الفاء في قوله: (وليتلطف)[4].

واعلم أن سبب اختلاف السلف في عدد الآي والكلم والحروف أن النبي صلى الله عليه

(١) هو حميد بن قيس الأعرج، أبو صفوان المكي القارئ، توفي سنة ١٣٠. (طبقات القراء لابن الجزري ١: ٢٦٥).
(٢) سورة الكهف ٧٤
(٣) سورة الكهف ١٩

وفي رواية أبي ذر الغفاري [2] أنه قال: لما توفي رسول الله صلى الله عليه وآله جمع علي عليه السلام القرآن وجاء به إلى المهاجرين والأنصار وعرضه عليهم لما قد أوصاه

عمر وقال: يا علي اردده فلا حاجة لنا فيه. فأخذه عليه السلام وانصرف ثم أحضروا زيد بن ثابت وكان قارئا للقرآن - فقال له عمر: إن عليا جاء بالقرآن وفيه فضائح المهاجرين والأنصار، وقد رأينا أن نؤلف القرآن ونسقط منه ما كان فيه فضيحة وهتك للمهاجرين والأنصار. فأجابه زيد إلى ذلك، ثم قال: فإن أنا فرغت من القرآن على ما سألتم وأظهر علي القرآن الذي ألفه أليس قد بطل كل ما عملتم؟ قال عمر: فما الحيلة؟ قال زيد: أنتم أعلم بالحيلة. فقال عمر: ما حيلته دون أن نقتله ونستريح منه. فدبر في قتله على يد خالد بن الوليد فلم يقدر على ذلك، وقد مضى شرح ذلك.

فلما استخلف عمر سأل عليا عليه السلام أن يدفع إليهم القرآن فيحرفوه فيما بينهم، فقال: يا أبا الحسن إن جئت بالقرآن الذي كنت قد جئت به إلى أبي بكر حتى نجتمع عليه. فقال عليه السلام: هيهات ليس إلى ذلك سبيل، إنما جئت به إلى أبي بكر لتقوم الحجة عليكم، ولا تقولوا يوم القيامة إنا كنا عن هذا غافلين، أو تقولوا ما جئتنا به، إن القرآن الذي عندي لا يمسه إلا المطهرون والأوصياء من ولدي. فقال عمر: فهل لإظهاره وقت معلوم؟ فقال عليه السلام: نعم إذا قام القائم من ولدي، يظهره ويحمل الناس عليه، فتجري السنة به صلوات الله عليه [1].

صحته وفساده أو يتمسك في إثباته بما في بعض الروايات من وجود أسماء جملة من المنافقين في مصحف علي ﷺ وهل يقاس ذلك بذكر أبي لهب المعلن بشركه، ومعاداته للنبي ﷺ مع علم النبي بأنه يموت على شركه. نعم لا بعد في ذكر النبي ﷺ أسماء المنافقين لبعض خواصه كأمير المؤمنين ﷺ وغيره في مجالسه الخاصة.

وحاصل ما تقدم: أن وجود الزيادات في مصحف علي ﷺ وإن كان صحيحاً، إلا أن هذه الزيادات ليست من القرآن، ومما أمر رسول الله ﷺ بتبليغه إلى الأمة. فإن الإلتزام بزيادة مصحفه بهذا النوع من الزيادة قول بلا دليل، مضافاً إلى أنه باطل قطعاً. ويدل على بطلانه جميع ما تقدم من الأدلة القاطعة على عدم التحريف في القرآن.

الشبهة الثالثة

إن الروايات المتواترة عن أهل البيت ﷺ قد دلت على تحريف القرآن فلابد من القول به.

والجواب:

إن هذه الروايات لا دلالة فيها على وقوع التحريف في القرآن بالمعنى المتنازع فيه، وتوضيح ذلك: إن كثيراً من الروايات وإن كانت ضعيفة السند، فإن جملة منها نقلت من كتاب أحمد بن محمد السياري الذي اتفق علماء الرجال على فساد مذهبه، وأنه يقول بالتناسخ، ومن علي بن أحمد الكوفي الذي ذكر علماء الرجال أنه كذاب، وأنه فاسد المذهب إلا أن كثرة الروايات تورث القطع بصدور بعضها عن المعصومين ﷺ ولا أقل من الاطمئنان بذلك، وفيها ما روي بطريق معتبر فلا حاجة بنا إلى التكلم في سند كل رواية بخصوصها.

صحته وفساده أو يتمسك في إثباته بما في بعض الروايات من وجود أسماء جملة من المنافقين في مصحف علي ؑ وهل يقاس ذلك بذكر أبي لهب المعلن بشركه، ومعاداته للنبي ﷺ مع علم النبي بأنه يموت على شركه. نعم لا بعد في ذكر النبي ﷺ أسماء المنافقين لبعض خواصه كأمير المؤمنين ؑ وغيره في مجالسه الخاصة.

وحاصل ما تقدم أن وجود الزيادات في مصحف علي ؑ وإن كان صحيحاً، إلا أن هذه الزيادات ليست من القرآن، ومما أمر رسول الله ﷺ بتبليغه إلى الأمة. فإن الإلتزام بزيادة مصحفه بهذا النوع من الزيادة قول بلا دليل. مضافاً إلى أنه باطل قطعاً. ويدل على بطلانه جميع ما تقدم من الأدلة القاطعة على عدم التحريف في القرآن.

الشبهة الثالثة

إن الروايات المتواترة عن أهل البيت ؑ قد دلت على تحريف القرآن فلابد من القول به.

والجواب:

إن هذه الروايات لا دلالة فيها على وقوع التحريف في القرآن بالمعنى المتنازع فيه. وتوضيح ذلك: إن كثيراً من الروايات وإن كانت ضعيفة السند، فإن جملة منها نقلت من كتاب أحمد بن محمد السياري الذي اتفق علماء الرجال على فساد مذهبه وأنه يقول بالتناسخ ومن علي بن أحمد الكوفي الذي ذكر علماء الرجال أنه كذاب وأنه فاسد المذهب إلا أن كثرة الروايات تورث القطع بصدور بعضها عن المعصومين ؑ ولا أقل من الاطمئنان بذلك وفيها ما روي بطريق معتبر فلا حاجة بنا إلى التكلم في سند كل رواية بخصوصها.

﴿ باب ﴾

۞(معنى غرباء أهل الجنة)۞

١ ـ حدثنا أبو الحسن محمد بن أحمد بن علي الأسدي قال: حدثنا ... بن علي بن الحسين ... والحسن بن علي بن النصر الطوسي قالوا: حدثنا محمد بن عبد الرحمن بن ... قال: حدثنا ... قال: حدثنا ... بن ... عن عطاء بن ... عن أبي محمد ... قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: حملة القرآن عرفاء أهل الجنة.

﴿ باب ﴾

۞(معنى الفرقة الواحدة الناجية)۞

١ ـ حدثنا أبو نصر محمد بن أحمد بن ... السرخسي قال: حدثنا أبو لبيد محمد بن إدريس الشامي قال: حدثنا إسحاق بن إسرائيل قال: حدثنا عبد الرحمن بن محمد المحاربي قال: حدثنا الأفريقي عن عبد الله بن يزيد عن عبد الله بن عمر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: ليأتين على أمتي ما أتى على بني إسرائيل ... تفرقت بنو إسرائيل على اثنتين وسبعين ملة وستفترق أمتي على ثلاث وسبعين ملة تزيد عليهم واحدة كلها في النار غير واحدة، قالوا: يا رسول الله وما تلك الواحدة؟ قال: هو ما نحن عليه اليوم أنا وأهل بيتي.

﴿ باب ﴾

۞(معنى قول الصادق عليه السلام «من أعطي أربعاً لم يحرم أربعاً»)۞

١ ـ حدثنا أبو محمد (١) ... بن الحسن بن عبد الله بن سعيد العسكري قال: حدثنا

---

(١) كذا في ... [illegible]

الجواب: شیعہ رافضی اپنے رافضی نام پر فخر کرتے ہیں اور اس نام کی مدح کرتے ہیں اور اپنے لئے باعث افتخار سمجھتے ہیں چنانچہ باقر مجلسی کی کتاب بحار الانوار ۹۷/۶۵ پر اس رافضی نام کی مدح پر پورا باب ہے اور کئی روایتیں موجود ہیں ان میں سے ایک روایت یہ ہے کہ امام جعفر کے سامنے کسی کے متعلق کہا گیا وہ رافضی ہے تو امام جعفر نے کہا کہ میں بھی رافضی ہوں اور وہ مجھ سے ہے

٣ ـ سن: عن أبيه، عن صفوان، عن ... ، عن أبي الجارود قال: أصلحك الله أ ترى ... إن لم يكن سمع أباجعفر عليه السلام ورجل يقول: إن فلاناً سمانا باسم، قال: وما ذاك الاسم؟ قال: سمانا الرافضة، فقال أبوجعفر عليه السلام بيده إلى صدره: وأنا من الرافضة وهو منّي قالها ثلاثاً (١).

٤ ـ سن: عن أبي يوسف، عن ابن محبوب، عن محمد بن سليمان، عن رجل، عن أبي بصير قال: قلت لأبي جعفر عليه السلام: جعلت فداك اسم سمّينا به استحلّت به الولاة دماءنا وأموالنا وعذابنا، قال: وما هو؟ قال: الرافضة، فقال أبوجعفر عليه السلام: إنّ سبعين رجلاً من عسكر فرعون رفضوا فرعون فأتوا موسى عليه السلام فلم يكن في قوم موسى أحد أشدّ اجتهاداً ولا أشدّ حبّاً لهارون منهم فسمّاهم قوم موسى الرافضة، فأوحى الله إلى موسى أن أثبت لهم هذا الاسم في التوراة فإنّي نحلتهم، وذلك اسم قد نحلكموه الله (٢).

٥ ـ فر: عن محمد بن القاسم بن عبيد، عن الحسن بن جعفر، عن الحسين، عن محمد بن يحيى أبي عبدالله الحنظلي، عن وكيع، عن سليمان الأعمش قال: دخلت على أبي عبدالله جعفر بن محمد عليه السلام قلت: جعلت فداك إنّ الناس يسمّونا روافض، وما الروافض؟ فقال: والله ما هم سمّوكموه، ولكنّ الله سمّاكم به في التوراة والإنجيل على لسان موسى ولسان عيسى عليهما السلام وذلك أنّ سبعين رجلاً من قوم فرعون رفضوا فرعون ودخلوا في دين موسى فسمّاهم الله تعالى الرافضة، وأوحى إلى موسى أن

رافضی منکرین قرآن

شیعہ مذہب کا امام المحدثین کلینی کہتا ہے اصل قرآن مصحف فاطمہ ہے جو مسلمانوں کے قرآن سے تین گنا زیادہ ہے اور اس قرآن کا ایک حرف بھی مصحف فاطمہ میں نہیں ہے

الکافی جلد اول کتاب الحجت صفحہ نمبر 141 تا 142

ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: وَإِنَّ عِنْدَنَا الْجَفْرَ وَمَا يُدْرِيهِمْ مَا الْجَفْرُ؟ قَالَ: قُلْتُ: وَمَا الْجَفْرُ؟ قَالَ: وِعَاءٌ مِنْ أَدَمٍ فِيهِ عِلْمُ النَّبِيِّينَ وَالْوَصِيِّينَ، وَعِلْمُ الْعُلَمَاءِ الَّذِينَ مَضَوْا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، قَالَ: قُلْتُ: إِنَّ هَذَا هُوَ الْعِلْمُ، قَالَ: إِنَّهُ لَعِلْمٌ وَلَيْسَ بِذَاكَ.

ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: وَإِنَّ عِنْدَنَا لَمُصْحَفَ فَاطِمَةَ عليها السلام وَمَا يُدْرِيهِمْ مَا مُصْحَفُ فَاطِمَةَ عليها السلام؟

قَالَ: قُلْتُ: وَمَا مُصْحَفُ فَاطِمَةَ عليها السلام؟ قَالَ: مُصْحَفٌ فِيهِ مِثْلُ قُرْآنِكُمْ هَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَاللَّهِ مَا فِيهِ مِنْ قُرْآنِكُمْ حَرْفٌ وَاحِدٌ، قَالَ: قُلْتُ: هَذَا وَاللَّهِ الْعِلْمُ، قَالَ: إِنَّهُ لَعِلْمٌ وَمَا هُوَ بِذَاكَ.

ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: إِنَّ عِنْدَنَا عِلْمَ مَا كَانَ وَعِلْمَ مَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ، قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ هَذَا وَاللَّهِ هُوَ الْعِلْمُ، قَالَ: إِنَّهُ لَعِلْمٌ وَلَيْسَ بِذَاكَ، قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ فَأَيُّ شَيْءٍ الْعِلْمُ؟ قَالَ: مَا يَحْدُثُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، الْأَمْرُ مِنْ بَعْدِ الْأَمْرِ، وَالشَّيْءُ بَعْدَ الشَّيْءِ، إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

٢ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ:

رافضیت نے تو پوری آیت الکرسی ہی بدل ڈالی

رافضیت کا صفِ اول کا محدث باقر مجلسی کہتا ہے اصل آیت الکرسی جو اللہ نے نازل کی وہ یہ ہے

مفاتح الجنان صفحہ نمبر ۲۳۳-۲۷

(١) قال العلامة المجلسي: آية الكرسي على التنزيل على رواية علي بن إبراهيم والكليني [illegible]

[illegible] ... إلى ... [illegible]

أعمال يوم الجمعة [illegible]

أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله، اللهم صل على محمد وآل محمد واجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين.

[illegible]

اعتقادما این است که قرآنی که خداوند متعال بر رسولش صلی الله علیه و آله نازل کرده همان چیزی است که در بین دو پوست یا دوجلد و در دستان مردم است بیشتر از آن نیست.و عدد سوره هایش در نزد اهلسنت صدوچهارده است و در نزد شیعه سوره الضحی و الم نشرح یک سوره و لا یلاف و الم تر یک سوره است و هرکس که به ما نسبت دهد که ما می‌گوییم قرآن بیشتر از این است.به تحقیق بر ما دروغ بسته است...بلکه ما می‌گوییم:نوعی از وحی نازل شده است که قرآن نیست.که اگر با همین قرآن جمع آوری شود.مقدار آن هفده هزار آیه می‌شود.

باب الاعتقاد في مبلغ القرآن

قال الشيخ ـ رضي الله عنه ـ: اعتقادنا أنّ القرآن الذي أنزله الله تعالى على نبيّه محمد ﷺ هو ما بين الدفّتين، وهو ما في أيدي الناس، ليس بأكثر من ذلك، ومبلغ سوره عند الناس مائة وأربع عشرة سورة.

وعندنا أنّ الضحى وألم نشرح سورة واحدة، ولإيلاف وألم تر كيف سورة واحدة[1].

ومن نسب إلينا أنّا نقول إنّه أكثر من ذلك فهو كاذب.

وما روي من ثواب قراءة كل سورة من القرآن، وثواب من ختم القرآن كلّه[2]، وجواز قراءة سورتين في ركعة نافلة، والنهي عن القِران بين سورتين في ركعة فريضة، تصديق لما قلناه في أمر القرآن وأنّ مبلغه ما في أيدي الناس.

وكذلك ما روي من النهي عن قراءة القرآن كلّه في ليلة واحدة، وأنّه لا يجوز أن يختم في أقل من ثلاثة أيام، تصديق لما قلناه أيضاً[3].

بل نقول: إنّه قد نزل الوحي الذي ليس بقرآن، ما لو جمع إلى القرآن لكان

(١) في ر زيادة: والأنفال والتوبة سورة واحدة.

(٢) راجع: ثواب الأعمال: ١٢٥ ـ ١٥٧.

(٣) راجع: عيون أخبار الرضا ـ عليه السلام ـ ٢: ١٨١، الكافي ٢: ٤٥١ باب في كم يقرأ القرآن ويختم.

لم يمت حتى يدرك القائم (عج) وإن قاله مئة مرة قضى الله له ستين حاجة ثلاثين من حاجات الدنيا وثلاثين من حاجات الآخرة.

الرابع: أن يقرأ سورة الرحمٰن بعد فريضة الصبح فيقول بعد ﴿فَبِأَيِّ آلاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾: لا بِشَيءٍ مِنْ آلائِكَ رَبِّ أُكَذِّب.

الخامس: قال الشيخ الطوسي رحمه الله من المسنون بعد فريضة الصبح يوم الجمعة أن يقرأ التوحيد مئة مرة، ويصلّي على محمد وآل محمد مئة مرة، ويستغفر مئة مرة، ويقرأ سور النساء وهود والكهف والصّافات والرحمٰن.

السادس: أن يقرأ سورة الأحقاف والمؤمنون، فعن الصادق (ع) أنه قال: «من قرأ كل ليلة من ليالي الجمعة أو كل يوم من أيامها سورة الأحقاف لم يصبه الله بروعة في الحياة الدنيا، وآمنه من فزع يوم القيامة إن شاء الله». وقال أيضاً: «من قرأ سورة المؤمنون ختم الله له بالسعادة إذا كان يدمن قراءتها في كل جمعة وكان منزله الفردوس الأعلى مع النبيّين والمرسلين».

السابع: أن يقرأ سورة قل يا أيها الكافرون قبل طلوع الشمس عشر مرات، ثم يدعو ليُستجاب دعاؤه، وروي أن الإمام زين العابدين عليه السّلام كان إذا أصبح الصباح يوم الجمعة أخذ في قراءة آية الكرسي إلى الظهر، ثم إذا فرغ من الصلاة أخذ في قراءة سورة إنّا أنزلناه، واعلم أن لقراءة آية الكرسي على التنزيل[1] في يوم الجمعة فضلاً كثيراً.

الثامن: أن يغتسل وذلك من (وكيد) أكيد السنن... وروي عن النبي صلّى الله عليه وآله أنه قال لعليّ عليه السّلام: «يا علي اغتسل في كل جمعة ولو أنك تشتري الماء بقوت يومك وتطويه، فإنه ليس شيء من التطوع أعظم منه». وعن الصادق صلوات الله وسلامه عليه أنه قال: «من اغتسل يوم الجمعة فقال: أشهد

---

(١) عن العلامة المجلسي آية الكرسي على التنزيل على رواية علي بن إبراهيم والكليني هي ﴿اللهُ لا إله إلّا هو الحيّ القيّوم لا تأخذه سِنةٌ ولا نومٌ له ما في السّماوات وما في الأرض وما بينهما وما تحت الثرى عالمُ الغيب والشهادة الرحمنُ الرحيمُ من ذا الذي إلى هم فيها خالدون﴾

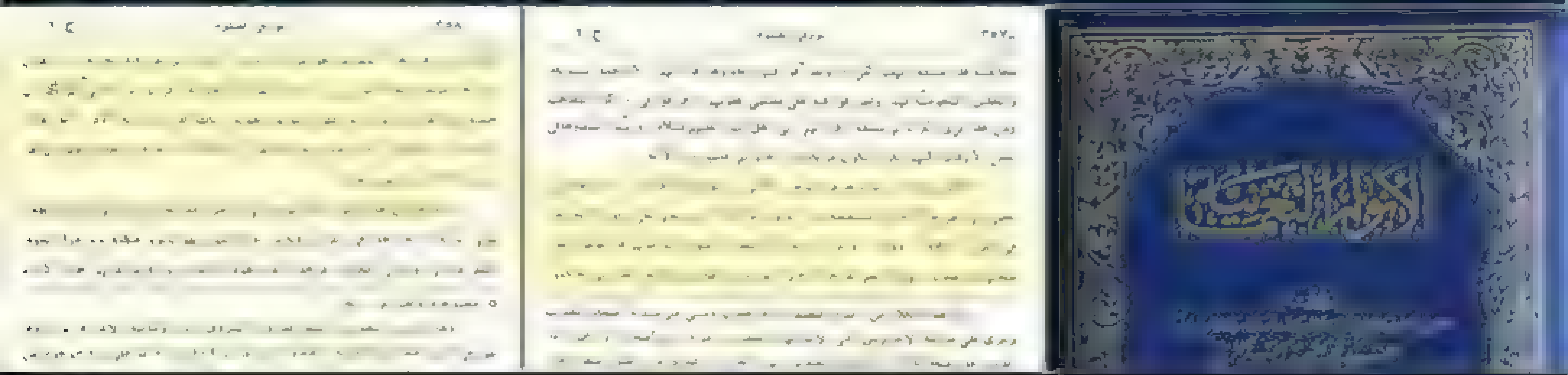

شیعہ عالم نعمت اللہ الجزائری اپنی کتاب انوار النعمانیہ میں لکھتا ہے کہ

بہت سی روایات، جو تواتر کی حد کو پہنچتی ہیں، اس بات پہ دلیل ہیں کہ موجودہ قرآن میں تحریف ہو چکی ہے،

اور اگرچہ مرتضیٰ، صدوق اور شیخ الطبرسی نے اس کے خلاف بیان کیا ہے اور ان کا کہنا ہے کہ قرآن میں تحریف نہیں ہوئی۔

پھر کہتا ہے کہ ان کا یہ قول بہت سی مصلحت کی بنا پر ہے اور ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہ چاہتے ہیں طعن کا دروازہ بند کر دیں۔

موجود ہے وہ اسی قرآن کی آیات ہیں مگر اس کی ترتیب نزولی نہیں ہے اور
اس میں معصوم کی تعبیر کردہ تفسیر و تشریحات نہیں ہیں۔ جب ہم موجودہ قرآن مجید
کو خدا کا کلام تسلیم کرتے ہیں تو پھر ہمارے ایمان کے بارے میں شبہ کیوں؟
ایمان کا نقص تو آپ کے مذہب میں پایا جاتا ہے جو صرف موجودہ کتاب کو ہی
کافی سمجھتے ہیں۔ اور اس کے اس حصہ پر ایمان نہیں رکھتے ہیں جو ظاہر نہ ہوا۔
حالانکہ اقرار کرتے ہیں کہ اس کا بیشتر حصہ جاتا رہا ہے مگر اس جانے والے
حصہ کو خدا کا کلام تسلیم نہیں کرتے بلکہ تکذیب کر کے غیر سالم قرآن پر ایمان
رکھتے ہیں ہمارا ایمان تو ظاہر پر بھی ہے اور غائب پر بھی۔ لہٰذا ہم سالم الایمان
ہیں۔ جب آپ ظاہر پر ایمان رکھتے ہیں اور غیب کے منکر ہیں۔ اسی لئے آپ
ناقص الایمان ہیں۔ آپ یہ دعوے کرتے ہیں کہ آپ کا پورا قرآن پڑھا
[illegible] موجودہ قرآن ثابت [illegible] جب کہ [illegible] قرآن [illegible]
[illegible] میں موجود ہے۔ آپ کے اعتقاد کردہ کامل قرآن میں وہ
[illegible] مگر ہم جس پورے قرآن پر ایمان رکھتے ہیں اس میں جو کچھ
[illegible] اور جو کچھ [illegible] ہمارا ایمان موجود ہے۔ اور وہ مکمل قرآن
اس دنیا میں محافظ کی حفاظت میں موجود ہے جسے کہ غیر طاہر لوگ مس نہیں کر سکتے
یہ قرآنی فیصلہ ہے آپ کے قرآن کی حفاظت کا یہ حال ہے اسے ہر پاک و ناپاک
جس حالت میں چاہے چھو سکتا ہے اس کے نسخوں میں اغلاط و سہو بات کا امکان
ہے [illegible] آپ موجودہ مصحف [illegible] پاکستان تک کا ذکر نہیں [illegible]
جب کہ ہمارا دعوے ہے جو قرآن مجید کا نسخہ ہمارے امام کی حفاظت میں محفوظ
ہے اس میں ہر وہ بات موجود ہے جو ہو چکی یا ہونے والی ہے۔ پس ہمارا ایمان
مکمل ہے اور آپ کا ناقص ہے کیونکہ آپ جزوی کلام کو مانتے ہیں اور بقیہ کلام کا
انکار کرتے ہیں جبکہ ہم جزوی و کلی کلام کے معتقد ہیں۔

اعتراض ۵۷۵ :- العمانی ص۱۱ میں ہے

سلسلة الندوات العقائدية

(٨)

آية الولاية

السيّد علي الحسيني الميلاني

معنى هذا الهراء لاغير
القرآن إذا ذكر فيه اسم
معصومهم علي لايستطيع
الله حفظه أما إذا لم يذكر
حينها يستطيع حفظه
ماهذه الترهات يامعصوم
ألا يستطيع ربكم أن يذكر
أسمه ويحفظه

الكناية أبلغ من التصريح. يختار السيد شرف الدين هذا الوجه [1].

ويؤيّد هذا الوجه رواية واردة عن إمامنا الصادق عليه السلام بسند

(١) المراجعات : ٢٦٣.

علی کے نام کو قرآن
سے العیاذ باللہ منافقین
(یعنی صحابہ کرام) نے
حذف کردیا ہے

معتبر ، يقول الراوي للإمام : لماذا لم يأت اسم علي في القرآن بصراحة بتعبيري أنا ، لماذا لم يصرّح الله سبحانه وتعالى باسم علي في القرآن الكريم ؟ فأجاب الإمام عليه السلام : لو جاء اسمه بصراحة وبكلّ وضوح في القرآن الكريم لحذف الملعونون اسمه ورفع التصرّف في القرآن ، وقد شاء الله سبحانه وتعالى أن يحفظ القرآن ﴿ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ﴾.

وهذه وجوه تذكر جواباً عن السؤال : لماذا جاءت الكلمة أو الكلمات بصيغة الجمع ؟

ولعلّ أوفق الوجوه في أنظار عموم الناس وأقربها إلى الفهم : أنّ هذا الإستعمال له نظائر كثيرة في القرآن الكريم ، وفي السنّة

کتاب الحجۃ

خلافت رسالت نبوت امامت

ترجمہ اصول کافی جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی امروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

۲۳ ـ الحسين بن محمد، عن معلى بن محمد، عن جعفر بن محمد بن عبيد الله، عن محمد بن عيسى القمي، عن محمد بن سليمان، عن عبدالله بن سنان، عن أبي عبدالله عليه السلام في قوله «ولقد عهدنا إلى آدم من قبل [redacted] فنسي [redacted]

۲۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ لقد عہدنا کے متعلق فرمایا کہ وہ کلمات تھے محمد، علی، فاطمہ اور حسن و حسین اور ان آئمہ کے متعلق جو ان کی ذریت سے ہونے والے تھے آدم ان کو بھول گئے واللہ محمد پر یونہی نازل آیت ہوا۔

شیعہ سنی بھائی بھائی کیسے؟

جامعین قرآن نے سورۃ احزاب سے جو سورۃ بقرۃ کی طرح طویل تھی، اہل بیت کے فضائل نکال دیے (نعوذ باللہ)۔ ﴿حق الیقین، صفحہ ۶۶، طبع ایران﴾

حق الیقین

تالیف

علامہ مولی محمد باقر مجلسیؒ

در اصول دین و معارف

کتابفروشی اسلامیہ

تهران ... ۱۳۵۷ ...

کیا یہ کتابیں اور ان کے مصنف شیعہ نہیں؟ تو موجودہ شیعہ ذاکران پر لعنت بھیج کر ان سے لاتعلقی کا اعلان کیوں نہیں کرتے؟

www.facebook.com/Shia.Sunni.Bhai.Bhai.Kaise

٥۔ أبوعليّ الأشعريّ، عن الحسن بن عليّ الكوفيّ، عن العبّاس بن عامر، عن جابر المكفوف، عن عبدالله بن أبي يعفور، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: اتّقوا على دينكم فاحجبوه بالتقيّة فإنّه لا إيمان لمن لا تقيّة له، إنّما أنتم في الناس كالنحل في الطير لو أنّ الطير تعلم ما في أجواف النحل ما بقي منها شيء إلّا أكلته ولو أنّ الناس علموا ما في أجوافكم أنّكم تحبّونا أهل البيت لأكلوكم بألسنتهم ولنحلوكم في السرّ والعلانية، رحم الله عبداً منكم كان على ولايتنا.

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اپنے دین کو مخالفوں سے بچاؤ اور تقیہ کے ذریعہ سے اسے چھپاؤ جس کے لیے تقیہ نہیں اس کے لیے ایمان نہیں، تم مخالفوں کے درمیان ایسے ہو جیسے پرندوں میں شہد کی مکھی اگر وہ جان لیں کہ شہد کی مکھیوں کے پیٹ میں کیا چیز ہے تو وہ البتہ اس کو کھا جائیں اور اگر تمہارے مخالفین جان لیں کہ تمہارے اندر ہم اہل بیت کی محبت ہے تو تم کو اپنی زبانوں سے کھا جائیں یعنی تمہاری مذمت کریں اور پوشیدہ علانیہ تم کو گالیاں دیں خدا ان لوگوں پر رحم کرے جو ہماری ولایت کا دم بھرتے ہیں۔

دوسو پچیسواں باب

تقیہ

((بابُ التَّقيّة)) ۲۲۵

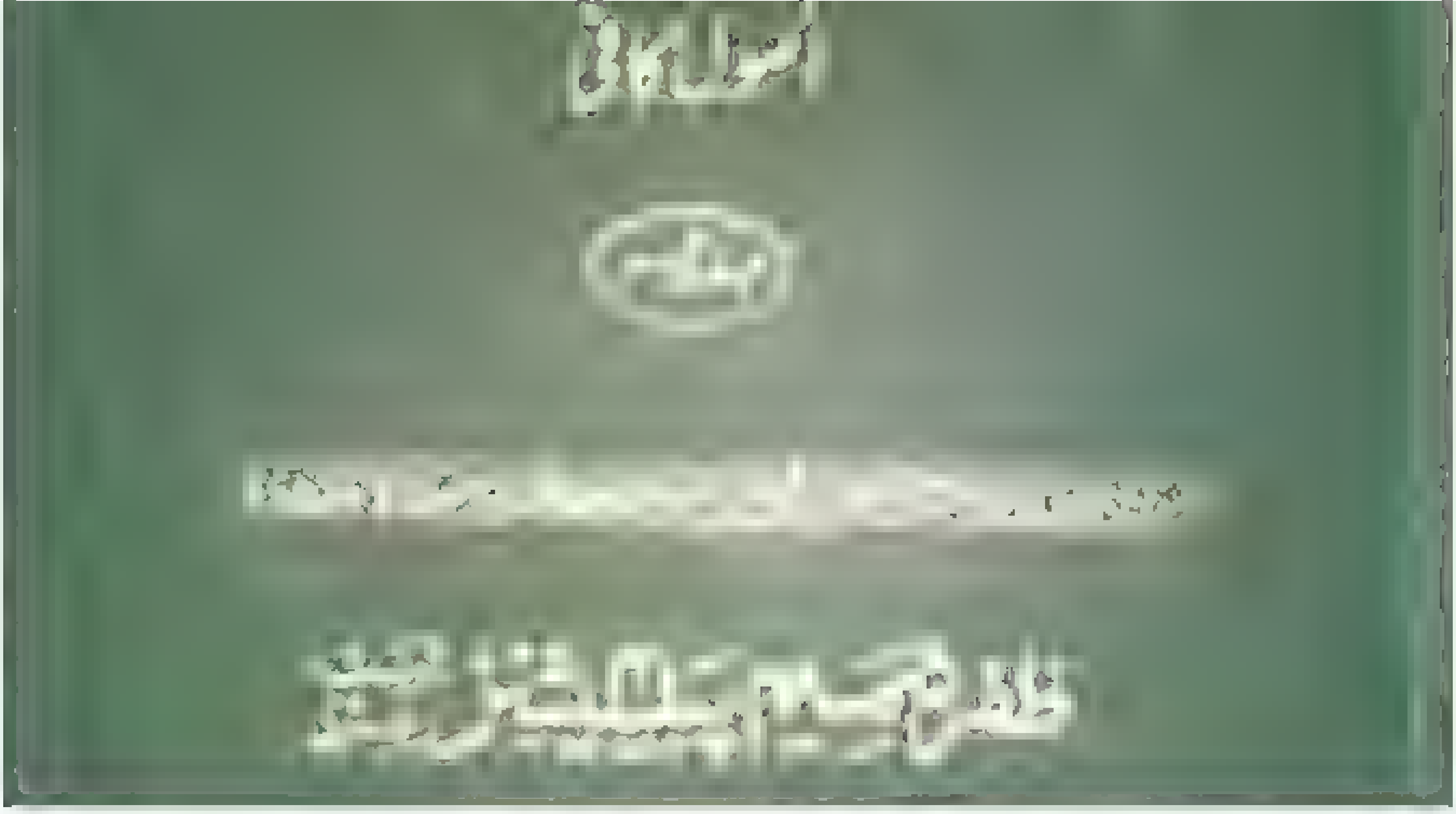

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: فِي كَمْ أَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ فَقَالَ: اقْرَأْهُ أَخْمَاساً، اقْرَأْهُ أَسْبَاعاً، أَمَا إِنَّ عِنْدِي مُصْحَفاً مُجَزًّى أَرْبَعَةَ عَشَرَ جُزْءاً

۳۔ راوی نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کتنے دن میں میں قرآن ختم کروں فرمایا پانچ دن یا سات دن میں، میرے پاس قرآن کا ایک ایسا نسخہ ہے جو چودہ اجزاء پر تقسیم کیا گیا ہے تاکہ ہر ماہ میں دو بار ختم ہو صاحب الصافی نے اس حدیث کے تحت لکھا ہے۔ کہ حضرت کا مقصد یہ ہے کہ موجودہ قرآن میں ۶ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیتیں ہیں اور ہم اہلبیت کے قرآن میں ۱۷ ہزار آیتیں ہیں ہمارا قرآن چودہ اجزاء میں اس لئے رکھا گیا ہے کہ ہم چودہ دن میں سے ہر روز ایک ہزار دو سو چار آیتیں پڑھ کر چودہ دن میں ختم کر دیں۔

Chapter 11

٢٨. عَلِىُّ بْنُ الْحَكَمِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِى عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْقُرْآنَ الَّذِى جَاءَ بِهِ جَبْرَئِيلُ عليه السلام إِلَى مُحَمَّدٍ ﷺ سَبْعَةَ عَشَرَ أَلْفَ آيَةٍ.

۲۸۔ ہشام نے سالم سے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو قرآن جبرئیل امین حضرت رسول خدا پر لے کر آئے تھے اس میں سترہ ہزار آیتیں تھیں۔

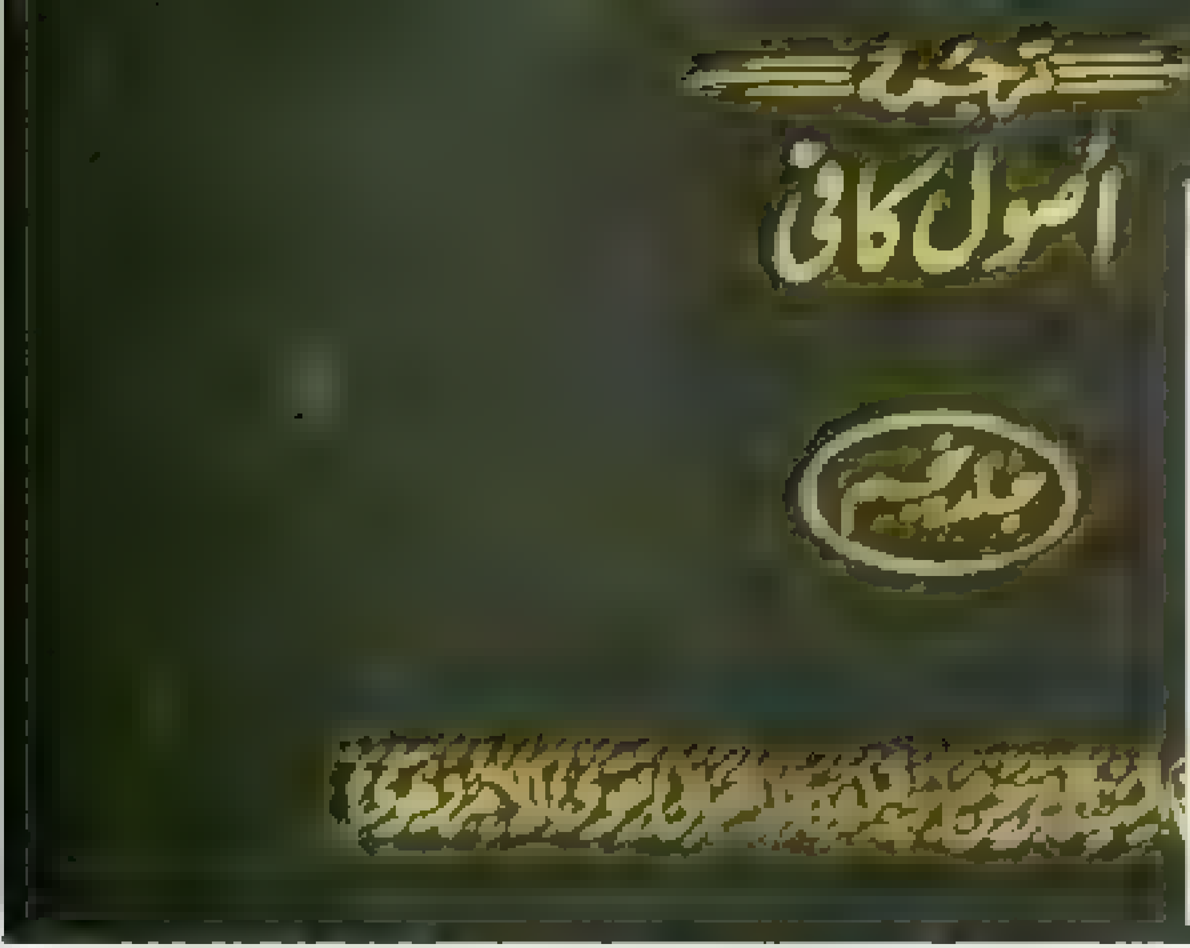

کتاب فضل القرآن

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّا نَسْمَعُ الْآيَاتِ فِي الْقُرْآنِ لَيْسَ هِيَ عِنْدَنَا كَمَا نَسْمَعُهَا، وَلَا نُحْسِنُ أَنْ نَقْرَأَهَا كَمَا بَلَغَنَا عَنْكُمْ، فَهَلْ نَأْثَمُ؟ فَقَالَ: لَا، اقْرَؤُوا كَمَا تَعَلَّمْتُمْ فَسَيَجِيئُكُمْ مَنْ يُعَلِّمُكُمْ.

۲- راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ ہم جس طرح آیات قرآن کو سنتے ہیں ہمارے پاس وہ نہیں اور نہ ہم اس طرح پڑھتے ہیں۔ جیسے آپ تو کیا ہم گنہگار ہوتے ہیں فرمایا نہیں جس طرح تم کو سکھایا گیا ہے اسی طرح پڑھے جاؤ۔ عنقریب وہ آنے والا ہے (حضرت حجت) جو تم کو تعلیم دے گا۔

Chapter 12

قرآن کو شراب خور خلفاء (ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ) نے بدل دیا، موجودہ قرآن غلط ہے، اس کو اصل حالت میں لانا امام مہدی (بارھویں امام) کا کام ہے۔ جب امام مہدی (بارھواں امام) آئے گا، اس دن قرآن اصل حالت میں پڑھا جائے گا (نعوذ باللہ)۔ (ترجمہ قرآن، مولوی مقبول حسین دہلوی، پارہ ۱۲، ص ۳۸۲)

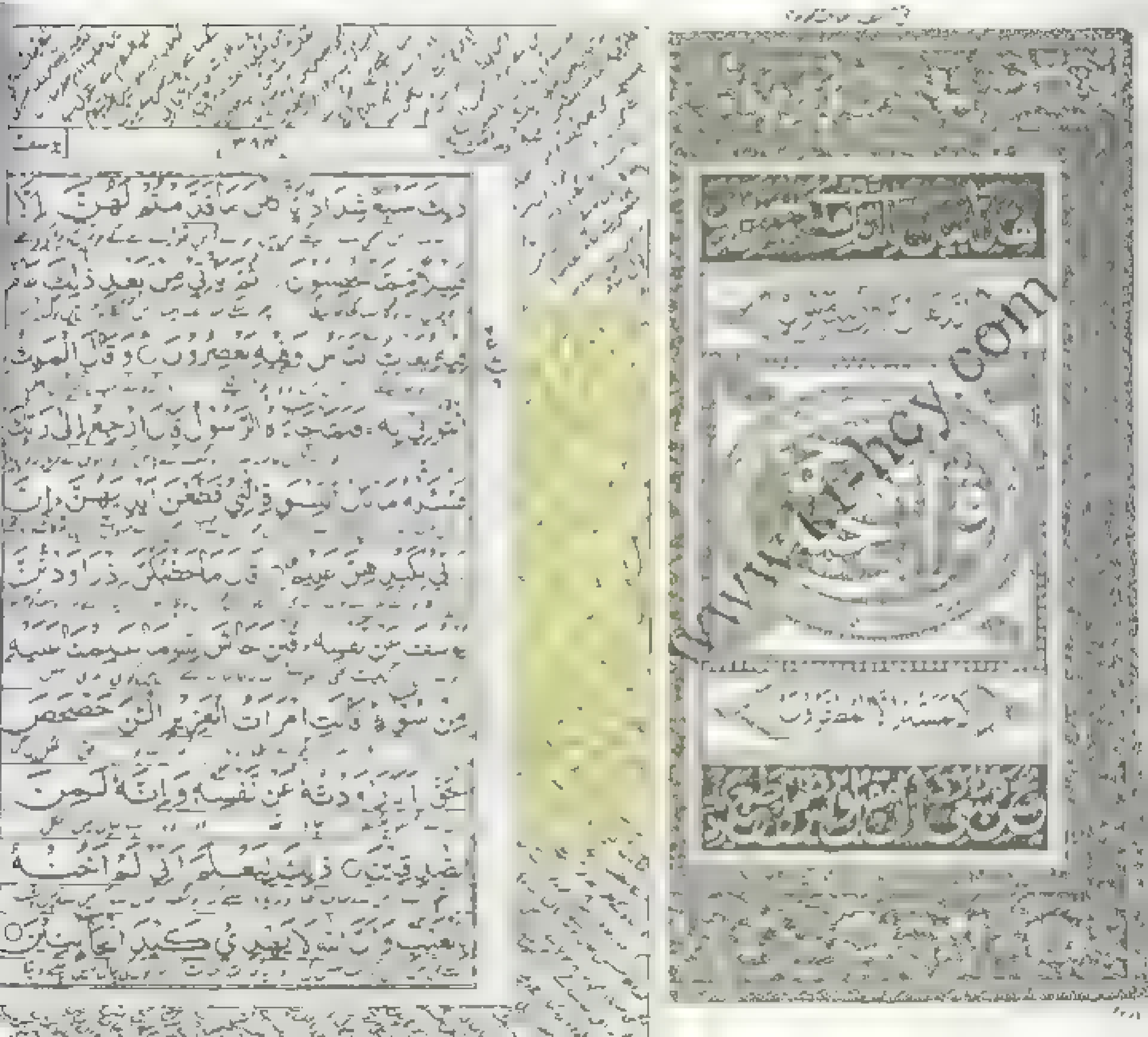

نبی ﷺ کی وفات کے بعد اصلی قرآن علیؓ کے پاس تھا جو وہ ابوبکرؓ کے پاس لائے مگر ابوبکرؓ نے اُسے ٹھکرا دیا
جس کی وجہ سے امت مسلمہ اصل قرآن سے محروم ہو گئے (نعوذ باللہ)۔ ﴿شیخ سقیفہ، ص ۱۳۸، طبع کراچی﴾

کرالیا ہوا اور ہمارے سامنے ایک ایسا قرآن آیا کہ جس سے عام قاری فائدہ نہیں اٹھا سکتا اسے قرآن فہمی کے لئے ان مفسرین کی کتابوں کی طرف دیکھنا پڑتا ہے کہ جو نزول قرآن کے بہت بعد دنیا میں تشریف لائے۔ حالانکہ قرآن جیسی کتاب کو تو آسان سے آسان بنا کر پیش کرنا چاہیے تھا مگر یہ بھی نہ ہو سکا۔ ان میں تو بس اتنی ہی قابلیت تھی کہ آیات قرآنی کو تلاش کریں اور تصدیق کے بعد انہیں جمع کرتے جائیں اور خود خلیفہ کو بھی اس بات کا شعور نہیں تھا کہ اسلام کی بہتری کے لئے ایسا قرآن مرتب ہونا چاہیے کہ آنے والی نسلیں قرآن کو اچھی طرح سمجھ سکیں اور اس کی تفسیر و تاویل میں مشکل نہ کریں۔ یہ بات قرین ہے کہ انہیں اسلام سے اتنی دلچسپی ہی نہ تھی کہ وہ اس انداز سے سوچتے اور اگر سوچتے بھی تو یہ کام نہ ان کا یا دوسرے صحابہ کے بس کا تھا اور جس کے بس کا تھا (یعنی علی ابن ابی طالب علیہ السلام) ان سے یہ کام نہیں لیا جا سکتا تھا کیونکہ بڑی مصلحتیں تھیں مگر جناب علی ابن ابی طالب نے یہ کام بذات خود کیا کیونکہ ان کے دل کو لگی تھی انہیں رسول اللہ نے کل ایمان کہا تھا اور کہا تھا کہ علی قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن علی کے ساتھ ہے۔ رسول اللہ کے اس دنیا سے رخصت ہوتے ہی علی ابن ابی طالب قرآن کی ترتیب اور تفسیر کے کام میں لگ گئے اور جب یہ قرآن مکمل ہو گیا تو آپ خلیفہ اول کے پاس لائے مگر خلیفہ نے اسے قبول نہ کیا۔ آپ خاموش گردن جھکائے واپس چلے آئے مگر آپ کہتے آئے کہ اب تم اسے قیامت تک نہ دیکھو گے افسوس کہ جناب ابوبکر کی مصلحتوں کے سبب دنیا اس علمی خزانے سے محروم ہو گئی۔ جناب علی ابن کے مرتب کردہ قرآن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس کا متن موجودہ قرآن کے متن سے مختلف نہیں تھا اور فرق یہ تھا کہ جناب علی مرتضیٰ نے قرآن کو تنزیل کے مطابق مرتب کیا تھا اور تفسیری نوٹس تحریر فرمائے تھے لہذا ان کا مرتب کیا ہوا قرآن ان خامیوں سے پاک تھا جن کا ذکر ہم موجودہ قرآن کے حوالے سے کر چکے ہیں۔

مصحف علی کے بارے میں مفسرین کی رائے۔

جلال الدین سیوطی الاتقان جلد اول ص ۶۲ پر تحریر فرماتے ہیں کہ جناب علی ابن ابی طالب

میرا آپ سے سوال کیا قرآن کا منکر کافر نہیں ؟

ابوبکرؓ نے قرآن کی ترتیب نزول کے مطابق نہیں کی (امت مسلمہ اصل قرآن سے محروم ہو گئے) (نعوذ باللہ)۔

﴿شیخ سقیفہ ص ۱۳۲، طبع کراچی﴾

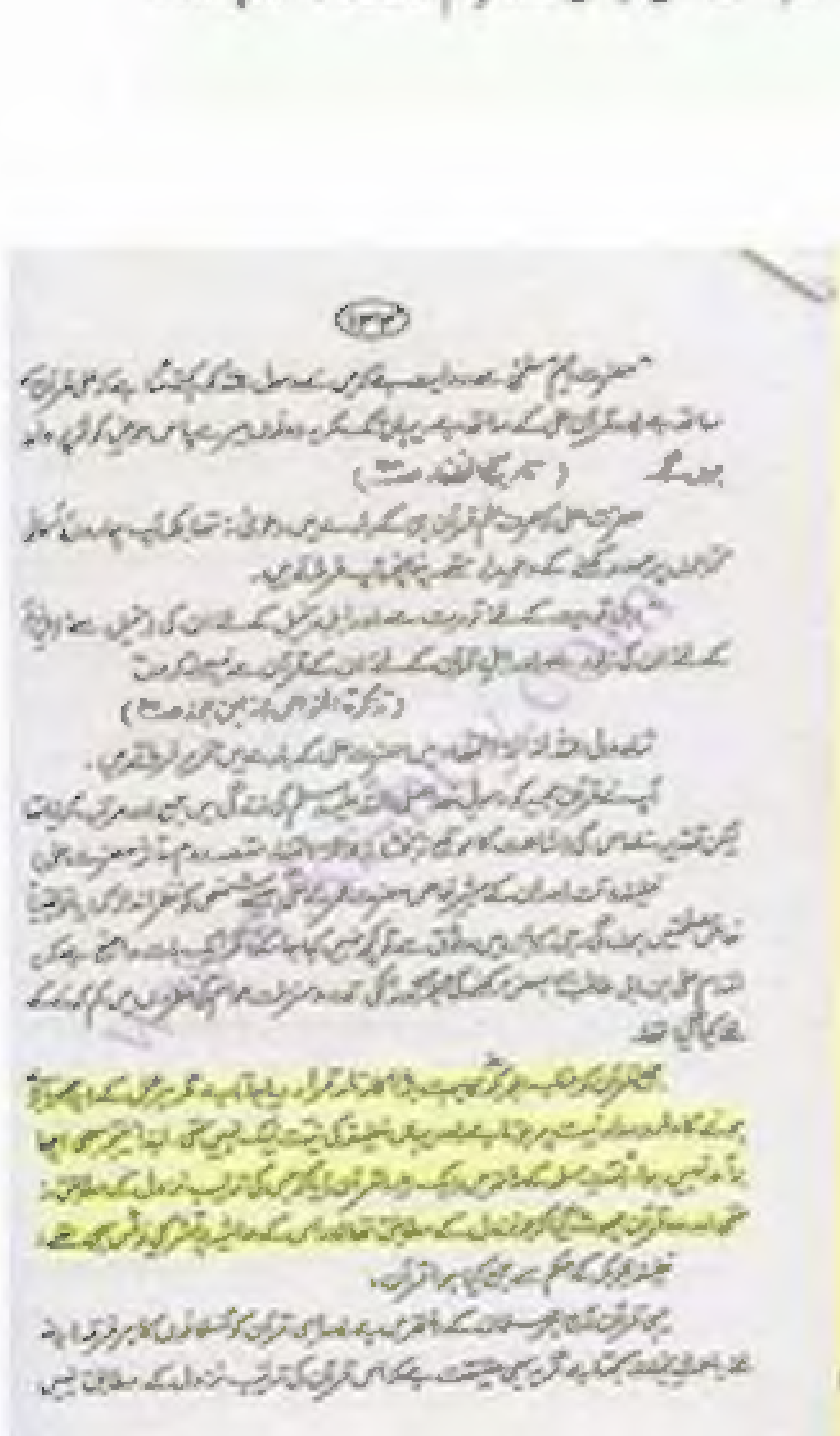

شیعہ کا عقیدہ تحریف قرآن

شیعہ روافض کہتے ہیں: آپ کے اعتقاد کردہ مکمل قرآن میں پاکستان کا ذکر نہیں مل پاتا مگر ہم جس پورے قرآن پر ایمان رکھتے ہیں اس میں جو کچھ گزر چکا اور جو کچھ گزرنے والا ہے ہر امر کا بیان موجود ہے

موجود ہے وہ اُسی قرآن کی آیات ہیں مگر اس کی ترتیب نزولی نہیں ہے اور اس میں حضور ص کی تعلیم کردہ تفسیر و تشریحات نہیں ہیں۔ جب ہم موجودہ قرآن مجید کو خدا کا کلام تسلیم کرتے ہیں تو پھر ہمارے ایمان کے بارے میں شبہ کیوں ؟ ایمان کا نقص تو آپ کے مذہب میں پایا جاتا ہے جو صرف موجودہ کتاب کو ہی کافی سمجھتے ہیں۔ اور اس کے اُس حصہ پر ایمان نہیں رکھتے ہیں جو ظاہر نہ ہوا۔ حالانکہ اقرار کرتے ہیں کہ اس کا بیشتر حصہ جاتا رہا ہے مگر ان جانے والے حصہ کو خدا کا کلام تسلیم نہیں کرتے بلکہ تکذیب کرتے ہیں۔ سالم قرآن پر ایمان رکھتے ہیں۔ ہمارا ایمان تو ظاہر پر بھی ہے اور غائب پر بھی۔ لہٰذا ہم سالم الایمان ہیں۔ جب آپ ظاہر پر ایمان رکھتے ہیں اور غیب کے منکر ہیں۔ اس لئے آپ ناقص الایمان ہیں جب آپ یہ دعوےٰ کرتے ہیں کہ آپ کا پورے قرآن پر ایمان ہے تو اس سے مراد موجودہ قرآن ہوتا ہے۔ جب کہ دعوےٰ قرآن ہے کہ اس میں ہر خشک و تر کا بیان موجود ہے جب کہ آپ کے اعتقاد کردہ مکمل قرآن میں دیکھ پاکستان کا ذکر نہیں مل پاتا مگر ہم جس پورے قرآن پر ایمان رکھتے ہیں اس میں جو کچھ گزر چکا اور جو کچھ گزرنے والا ہے ہر امر کا بیان موجود ہے۔ اور وہ مکمل قرآن اس دنیا میں حافظ کی حفاظت میں موجود ہے جسے کوئی ظاہر نہیں کر سکتے یہ قرآنی فیصلہ ہے آپ کے قرآن کی حفاظت کا یہ حال ہے اُسے ہر پاک و ناپاک جس حالت میں چاہے چھو سکتا ہے اس کے نسخوں میں اغلاط و سہویات کا امکان ہے۔ اس میں آپ موجودہ مملکت خداداد پاکستان تک کا ذکر نہیں دکھلا سکتے ہیں جب کہ ہمارا دعوےٰ ہے جو قرآن مجید کا نسخہ ہمارے امام کی حفاظت میں محفوظ ہے اس میں ہر وہ بات موجود ہے جو ہو چکی یا ہونے والی ہے۔ پس ہمارا ایمان کامل ہے اور آپ کا ناقص ہے کیونکہ آپ جزوی کلام کو مانتے ہیں اور بقیہ کلام کا انکار کرتے ہیں جبکہ ہم جزوی و کلی کلام کے معتقد ہیں۔

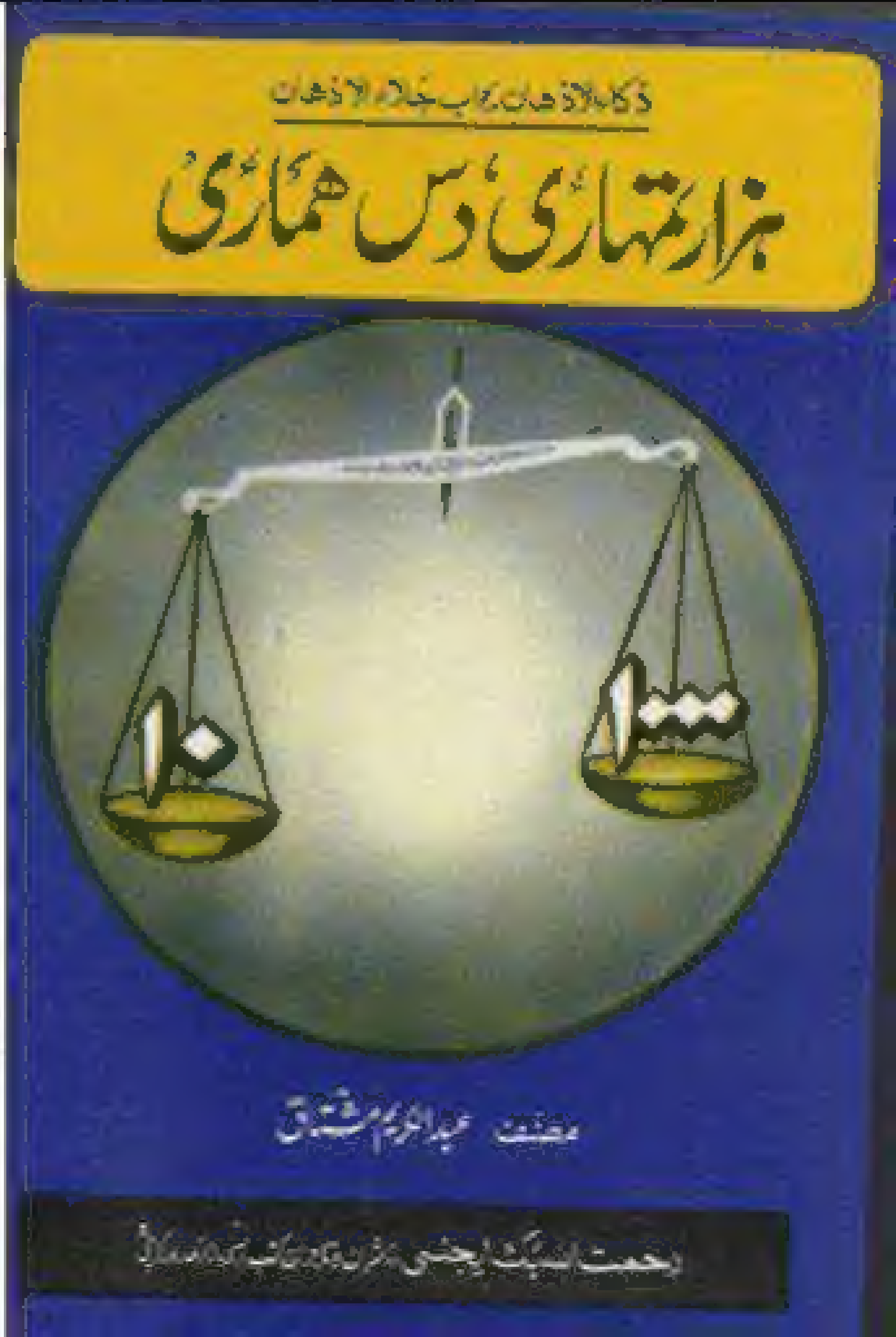

تحریفِ قرآن کا قائل رافضی

شیعہ کا مستند اور بڑا عالم شیخ مفید کہتا ہے قرآن کریم کی تحریف کے بارے میں آئمہ کی روایات متواتر ہیں

اوائل المقالات الشیخ المفید صفحہ نمبر ۸۰ ـ ۸۱

٥٩ـ القول في تأليف القرآن و ما ذكر قوم من الزّيادة فيه و النّقصان

القول: إنّ الأخبار قد جاءت مستفيضة عن أئمّة الهدى من آل محمّد(ص)، باختلاف القرآن و ما أحدثه بعض الظّالمين فيه من الحذف

و النّقصان، فأمّا القول في التّأليف فالموجود يقضي فيه بتقديم المتأخّر و تأخير المتقدّم و من عرف النّاسخ و المنسوخ و المكّي و المدنيّ لم يرتب(١) بما ذكرناه.

و أمّا النّقصان فإنّ العقول لا تحيله و لا تمنع من وقوعه، و قد امتحنت مقالة من ادّعاه، و كلّمت عليه المعتزلة و غيرهم طويلا فلم أظفر منهم بحجّة اعتمدها